الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید — چار روپے پیشگی

(جلد ۱۰) ۲۱۔ ربیع الاوّل ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسّلام مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۰ چیت ۱۹۶۷ (نمبر ۲۱)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

یادِ حبیب

حضرت مسیح موعود ؑ کی ایک بہت پُرانی نظم دعویٰ ماموریت سے پہلے کی
(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ فروری)

اے شوخ زناتواں چہ جوئی
از خستہ و نیم جاں چہ جوئی

رفتیم وفنا شدیم و مُردیم
از گم شدگاں نشاں چہ جوئی

یار است قریب تر ز جاں ہم
اے ابلہ تو از بتاں چہ جوئی

پیراں کنند توبہ از عشق
اے محتسب از جواں چہ جوئی

دنیائے دنی است چند روزہ
زو راحتِ جاوداں چہ جوئی

زینجا بشتاب آتہی دست
از مزبلہ ارمغاں چہ جوئی

تیرش ز کسے خطا نہ کردست
از ناوکِ او اماں چہ جوئی

بر کاخ ملک ترا بجو انند
از خار و خس آشیاں چہ جوئی

فرّخ درِ یار را فراگیر
پیرامنِ ایں و آں چہ جوئی

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ؑ بہ نسبت سابق زخم کی حالت بہت اچھی ہے۔ مگر کل سے خفیف حرارت بخار محسوس ہوتی ہے جو باعث نزلہ زکام کلے ہے اور ہر طرح سے حالت حضرت اقدس ؑ کی اچھی ہے۔ طاقت بہ نسبت سابق ترقی پر ہے۔ پیشاب کی کثرت میں اب بہت تخفیف ہے۔ سب دوستوں کو چاہئیے کہ حضرت اقدس ؑ کے لئے دردِ دل سے دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس چشمۂ فیض کو جلد صحت کامل عطا فرماوے۔ تاکہ تشنہ لبان کی سیرابی جلد نصیب ہو۔ آمین۔ فقط۔ نیازمند الٰہی بخش ڈاکٹر

حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب تا حال اسی جگہ ہیں اور بہ امداد ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت معالجہ کا ثواب حاصل کر رہے ہیں تا حال ان کے متعلق ان کے محکمہ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کاغذات اُوپر گئے ہوئے ہیں ٭

پانچ چھ روز یہاں بارش بہت ہوئی۔ راستہ پانی کے سبب بہت خراب ہو گیا تھا۔ مگر چار روز سے اب دھوپ نکلنی شروع ہو گئی ہے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اپنے وطن میں ہیں۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب دار الضعفاء کے واسطے چندہ کرنے کے لئے ملتان کیطرف تشریف لے گئے۔ شاید کوئٹہ تک پہونچیں۔ آپ کا ارادہ ہے۔ کہ دو ماہ تک انشاءاللہ سفر میں رہیں گے اس پیرانہ سالی میں جس شوق اور محبت کے ساتھ آپ چندہ جمع کرنے کی مصیبت اٹھا رہے ہیں۔ اس کا اجر تو خدا ہی دے گا۔ مگر قوم کا فرض ہے۔ کہ ان کے دردمند دل کی قدر کریں۔ جو ان غریب مسکین ضعیفوں کے واسطے درد اٹھا رہا ہے۔ جو مقام نزول وحی آلٰہی کی خاک سے برکت حاصل کرنے کے لئے علائق دنیا کو قطع کر کے یہاں آ بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ میر صاحب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں خیر و عافیت کے ساتھ بامراد واپس دار الامان میں پہنچاوے۔

کلامِ امیر
ہجرت امر مشکل

(۱۷۔ مارچ) دو شخصوں کی درخواست پیش ہوئی۔ کہ اپنے وطن سے ہجرت کر کے قادیان آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ان شان الہجرۃ لشدید۔ ہجرت میں مشکلات کا سامنا ہے کسیوقت سوکھا ٹکڑا کھانا پڑتا ہے زمین پر سونا ہوتا ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر قدم اٹھاتا ہے خدا اسے ضائع نہیں کرتا۔ میں بعض دفعہ سادہ روٹی اچار کے ساتھ کھا کر گذارہ کر لیتا ہوں ایک دفعہ میں نے کئی ماہ نون مرچ کے ساتھ روٹی کھا کر ہی گذارہ کیا ہے۔ مہاجر فی سبیل اللہ بھوکا نہیں مرتا۔ خدا اس کا حافظ ہوتا ہے۔

پندرھواں رکن

صدر انجمن احمدیہ کے ارکان نے نہایت متقیانہ دانشمندی سے کام لیا ہے۔ جو حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کو مجلس معتمدین میں شامل کر کے ایک مفید اور ضروری اضافہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر اُمید واثق ہے کہ مولانا صاحب کی شمولیت خیر و برکت کا موجب ہوگی۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر۔ پرنٹر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

سالانہ قیمت مع ضمیمہ [illegible]

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرِ این صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید — چار روپے پیشگی

(جلد ۱۰) ۲۱۔ ربیع الاول ۱۳۲۹؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۱۱؁ء مطابق ۱۰ چیت ۱۹۶۷؁ (نمبر ۲۱)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

یادِ حبیب

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک بہت پرانی نظم دعوی ماموریت سے پہلے کی
(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ فروری)

اے شوخِ زناتواں چہ جوئی
از خستہ و نیم جاں چہ جوئی

رفتیم و فنا شدیم و مُردیم
از گم شدگاں نشاں چہ جوئی

یار است قریب تر ز جاں ہم
اے ابلہ تو از بتاں چہ جوئی

پیراں گسند توبہ از عشق
اے محتسب از جواں چہ جوئی

دنیائے دنی است چند روزہ
زو راحتِ جاودان چہ جوئی

زینجا بشتاب آتہی دست
از مزبلہ ارمغاں چہ جوئی

تیرش زکسے خطا نہ کردست
از ناوک او اماں چہ جوئی

بر کاخ ملک ترا بجو انند
از خار و خس آشیاں چہ جوئی

فرخ در یار را فراگیر
پیرامنِ این و آں چہ جوئی

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیحؑ

بہ نسبت سابق زخم کی حالت بہت اچھی ہے۔ مگر کل سے خفیف حرارت بخار محسوس ہوتی ہے جو باعث نزلہ زکام کا ہے اور ہر طرح سے حالت حضرت اقدسؑ کی اچھی ہے۔ طاقت بہ نسبت سابق ترقی پر ہے۔ پیشاب کی کثرت میں اب بہت تخفیف ہے۔ سب دوستوں کو چاہئیے کہ حضرت اقدسؑ کے لئے دردِ دل سے دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس چشمۂ فیض کو جلد صحت کامل عطا فرماوے۔ تاکہ تشنہ لبان کی سیرابی جلد نصیب ہو۔ آمین۔ فقط۔ نیازمند الٰہی بخش ڈاکٹر

حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب تاحال اسی جگہ ہیں اور بہ امداد ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت معالجہ کا ثواب حاصل کر رہے ہیں تاحال ان کے متعلق ان کے محکمہ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کاغذات اوپر گئے ہوئے ہیں۔

پانچ چھ روز یہاں بارش بہت ہوئی۔ راستہ پانی کے سبب بہت خراب ہو گیا تھا۔ مگر چار روز سے اب دھوپ نکلنی شروع ہو گئی ہے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اپنے وطن میں ہیں۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب دار الضعفاء کے واسطے چندہ کرنے کے لئے ملتان کیطرف تشریف لے گئے۔ شاید کوئٹہ تک پہونچیں۔ آپ کا ارادہ ہے۔ کہ دو ماہ تک انشاء اللہ سفر میں رہیں گے اس پیرانہ سالی میں جس شوق اور محبت کے ساتھ آپ چندہ جمع کرنے کی صعوبت اٹھا رہے ہیں۔ اس کا اجر تو خدا ہی دے گا۔ مگر قوم کا فرض ہے۔ کہ ان کے دردمند دل کی قدر کریں۔ جو ان غریب مسکین ضعیفوں کے واسطے درد اٹھا رہا ہے۔ جو مقام نزول وحی الٰہی کی خاک سے برکت حاصل کرنے کے لئے علائق دنیا کو قطع کر کے یہاں آ بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ میر صاحب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں خیر و عافیت کے ساتھ بامراد واپس دار الامان میں پہنچاوے۔

کلام امیر
ہجرت امر مشکل

(۱۶۔ مارچ) دو شخصوں کی درخواست پیش ہوئی۔ کہ اپنے وطن سے ہجرت کر کے قادیان آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ان شان الہجرۃ لشدید۔ ہجرت میں مشکلات کا سامنا ہے کسیوقت سوکھا ٹکڑا کھانا پڑ جاتا ہے زمین پر سونا ہوتا ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر قدم اٹھاتا ہے خدا اسے ضائع نہیں کرتا۔ میں بعض دفعہ سادہ روٹی اچار کے ساتھ کھا کر گذارہ کر لیتا ہوں ایک دفعہ میں نے کئی ماہ نون مرچ کے ساتھ روٹی کھا کر ہی گذارہ کیا ہے۔ مہاجر فی سبیل اللہ بھوکا نہیں مرتا۔ خدا اس کا حافظ ہوتا ہے۔

پندرھواں رکن

صدر انجمن احمدیہ کے ارکان نے نہایت متقیانہ دانشمندی سے کام لیا ہے۔ جو حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کو مجلس معتمدین میں شامل کر کے ایک مفید اور ضروری اضافہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر امید واثق ہے کہ مولانا صاحب کی شمولیت خیر و برکت کا موجب ہوگی۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

(نوشتہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مدظلہم)

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مخفی در مخفی تعلقات الٰہیہ کی وجہ سے اس بلند مقام تک پہونچ گئے تھے کہ آپ کے رتبہ کا سمجھنا تک نہایت مشکل امر ہے۔

بڑے بڑے عظیم الشان انسان دنیا میں گزرے ہیں۔ جنہوں نے اپنے نفسوں کو ہی پاک نہیں کیا بلکہ قوموں کی قوموں کو سدھار دیا اور جو خدا تعالےٰ کے احکام میں ایسے منہمک ہوئے۔ کہ بس فنا ہی ہو گئے۔ لیکن جس مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم مارا۔ اس تک کوئی نہیں پہونچ سکا انسانی زندگی کا کوئی سا پہلو ہی لے لیں آپ بے نظیر ہی معلوم ہوتے ہیں۔ بچپن سے لیکر بڑھاپے تک۔ اور بے کسی و بے بسی کی حالت سے لیکر ایک ملک کے بادشاہ ہونے تک کی مختلف حالتوں میں کوئی پہلو بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ کہ جس میں آپکے طریق عمل پر کسی قسم کی حرف گیری کا موقعہ ملے بلکہ جہاں تک غور کریں۔ کمال ہی کمال نظر آتا ہے۔ اکثر لوگوں میں جن کو بادی النظر میں کامل سمجھا جاتا ہے غور کریں۔ تو بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں لیکن یہ ایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ کہ نظر کو کتنا ہی باریک کرتے چلے جاؤ آپ کی کمزوریاں نہیں بلکہ آپکے کمال ہی کھلتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ: وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ یعنی آپ کبھی بھی ہوائے نفس سے کلام نہیں کرتے تھے بلکہ منشاء الٰہی کے ماتحت ہی آپکے سب کام تھے۔ پھر فرمایا کہ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ یعنے آپنے جو کچھ پھینکا وہ آپ کا پھینکا ہوا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا تھا۔ اسی طرح ارشاد ہوا ہے کہ قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ یعنے کہہ دو۔ کہ میری نماز اور میری قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہی ہے۔ جو رب العالمین ہے غرضیکہ آپنے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے منشاء کے آگے اس طرح ڈال دیا تھا کہ آپ کی ساری زندگی میں ایک نمونہ بھی ایسا نظر نہیں آتا کہ آپنے کبھی اپنی بڑائی بھی چاہی ہو۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ۔ نے آپ کو خاتم النبیین کے مرتبہ پر قائم کرکے آپ پر ہر قسم کی نبوتوں کا خاتمہ کر دیا۔ اور آیندہ کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کے لئے ایک ہی دروازہ کھلا رکھا گیا ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا دروازہ ہے ایک زمانہ تھا جبکہ مختلف ممالک میں مختلف قوموں کے لئے انبیاء آتے تھے اور ایک کا دوسرے سے کچھ تعلق نہ ہوتا تھا لیکن آپ کی بعثت کے بعد کوئی شخص مامور نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس پر رسول اللہ کی اتباع کی مہر نہ ہو صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم آپکے کمالات اس حد تک پہونچے کہ آپکے بعد کوئی مامور من اللہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ آپکی اس پر اتباع کی مہر نہ ہو بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ آپکے کمالات اعلےٰ سے اعلےٰ ترقیات کی ان منازل تک پہونچ گئے کہ آپ کی اتباع کی برکت سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں کہ جو بڑے بڑے انبیاء کا مرتبہ رکھتے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور آپکا فیض قیامت تک اسی طرح جاری رہیگا۔ کسی نبی کا سو سال کسی کا دو سال تک کسی کا ہزار کسی کا دو ہزار سال تک سلسلہ جاری رہا اور اس کے بعد اُن کا نور تاریک دلوں کو روشن نہ کر سکا لیکن آپکا نور جب تک کہ دنیا قائم ہے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے دلوں کو منور کرتے ہوئے سلوک کی اعلےٰ سے اعلےٰ راہوں کو طے کراتا رہے گا۔ آپ کو دوسرے انبیاء و رسل پر ہزاروں فضیلتیں ہیں مثلاً یہ کہ آپکے لائے ہوئے دین کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔ اور یہ خصوصیت کسی اور مذہب میں موجود نہ تھی بلکہ وہ خاص خاص حالات کے ماتحت ہوتے تھے۔ پھر آپکے مبارک نام کو کلمہ توحید کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ جو فضیلت کسی نبی کو نہیں دیگئی۔ یہ بھی آپکے ختم نبوت پر ایک دلیل ہے۔

آپ پر جس زبان میں کلام الٰہی اترا ہے وہ اب تک زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گی یہ فضیلت بھی کسی اور مذہب کے بانی کو نہیں ملی۔ موسےٰ - مسیح - زرتشت - بدھ وید دوں کے رشی کسی مدعی رسالت کی زبان اب تک محفوظ نہیں اور کسی ملک میں بھی نہیں بولی جاتی۔ جس کی وجہ سے نہ معلوم ان کی کتب میں اب تک کس قدر تغیر ہو چکے ہیں۔

آپکو وہ صحابہ ملے کہ کسی اور کو نہیں ملے۔ جان نثار سپاہی۔ فرمانبردار۔ مدبر۔ محتاط راوی۔ مخلص حافظ قرآن۔ پاک بیبیاں نیک ذریت۔ کامل خلفاء۔ کوئی چیز بھی تو نہیں کہ جس سے آپ محروم رہے ہوں اور جو آپ کی تعلیم کے پھیلنے میں رکاوٹ کا باعث ہوئی ہو۔

اس کی وجہ کہ آپ خاتم النبیین کیوں ہوئے؟ یہ ہے۔ کہ آپ کل صفات الٰہیہ کے مظہر تھے اور پہلے انبیاء ایسے نہ تھے چنانچہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ۔ دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ یعنے آپ اللہ تعالیٰ سے ایسے قریب ہوئے کہ قوسین ملائی جاویں تو اُن کے درمیان فاصلہ رہتا ہے اتنا فاصلہ آپ میں اور اللہ تعالیٰ میں رہ گیا (یعنے کوئی فاصلہ نہ رہا) یہاں تک کہ وہ بھی نہ رہا اور آپ اس سے بھی قریب ہو گئے یعنے آپ نے اپنی کمان رکھی ہی نہیں۔ خدا کی ہی کمان میں اپنی کمان کو داخل کر دیا اور اس طرح جہاں خدا تعالیٰ کا تیر چلا۔ وہیں آپ کا چلا اور جس کی حمایت میں چلا آپکا تیر بھی اسی کی حمایت میں چلا تو گویا کل صفات الٰہیہ کے آپ مظہر ہو گئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں بھی ہے کہ۔ اوتیت جوامع الکلم۔ یعنے ہر قسم کے کمالات مجھے دئے گئے ہیں۔ جس کی تائید قرآن شریف کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے کہ وعلم آدم الاسماء کلھا۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے مظہر تھے۔ جن کا تعلق انسان کی ترقیات سے ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ خاص خاص زمانوں میں اور خاص خاص ملکوں میں خدا تعالیٰ کی خاص خاص صفات کا ظہور ہوتا ہے پس پہلے تو یہ ہوتا تھا۔ کہ ایک خاص صفت الٰہیہ کے ظہور کے وقت اس زمانہ کے نبی کے کمالات اس کے متحمل نہیں ہو سکتے اس لئے ایک اور نبی بھیج دیا جاتا تھا لیکن اب خواہ کسی زمانہ میں کسی ملک یا قوم پر کسی صفت الٰہیہ کا ظہور ہونا ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اس صفت کو اخذ کرکے دنیا پر پھیلانے کے لئے موجود ہوئے ہیں اور اس وجہ سے اب کسی ایسے نبی یا رسول کے بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی جو آپ سے الگ ہو کر اپنا سلسلہ قائم کرے بلکہ جو کمالات بھی کہ انسان حاصل کر سکتا ہے وہ آپ ہی کے اتباع سے کر سکتا ہے۔

لیکن باوجود ان کمالات کے جو آپ میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عبودیت ظاہر کرنے کے لئے فرماتا ہے ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ کمزور فطرتیں جو آپ سے بہت ادنیٰ درجہ کے انسانوں کو بھی خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیتی رہی ہیں آپ کی شان کو دیکھ کر آپ کو بھی کوئی ایسا ہی خطاب نہ دیدیں۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

معذرت - چونکہ قریب کے بعض گاؤں میں جہاں کو رہنے والے مطبع بدر کے پریسمین وغیرہ ہیں بیماری ہے۔ اور خود ملازمین کے لواحقین میں بھی شکایت ہے اس واسطے یہ اخبار دیر میں چھپا ہے اور دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ ۳۰ مارچ کو اخبار نہیں نکلیگا اور دونوں پرچے اکٹھے انشاء اللہ ۶ اپریل کو شائع کئے جاوینگے۔

الہ آباد کا جلسہ مذاہب

اور

ہماری شمولیت

از ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب

(سلسلہ کے واسطے دیکھو بدر نمبر ۱۶ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء)

آج اس جلسہ کا دوسرا دن تھا اور تجویز دادہ پروگرام کے مطابق حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے بحیثیت وکیل اسلام مضمون پڑھا جانا تھا۔ علی الصبح ہم کو یہ خیال ہوا کہ ٹھیک وقت سے اطلاع ہو جاوے جبوقت کہ ہمارا پرچہ پڑھا جاویگا۔ اس امر کی دریافت کے لئے سید غلام غوث صاحب جو احمدی معاملات مین بڑی دلچسپی لیا کرتے ہین۔ صبح صبح دفتر کانفرنس مین گئے۔ واپسی پر اونھون نے ہم کو حیران کر دیا۔ جب اونھون نے اطلاع دی کہ منتظمین کی رائے بدل گئی ہے۔ کہ آج مولوی محمد علی صاحب کے پرچہ کے لئے وقت دین کیونکہ اون کے خیال مین کل کا خواجہ صاحب والا پرچہ کافی ہے اس خبر نے ہمیں حیرت مین ڈالدیا۔ دراصل حسد بُری بلا ہوتی ہے۔ ایک کی کامیابی جب عامہ نکتہ چینی کی حدود سے بالا ہو جاتی ہے۔ تو لوگ پھر اس کے پبلک مین آنے پر نئی نئی قسم کی روکاوٹین ڈالتے ہین یہی وجہ اس تبدیلی کی تھی۔ وہ لوگ دیکھ چکے تھے کہ کس طرح گذشتہ روز اسلامی پرچہ سب پر غالب رہا اور مولوی محمد علی صاحب کی قابلیت کو وہ کلکتہ کے اجلاس مین بھی دیکھ چکے تھے اس لئے اون کو یقین تھا کہ آج دوسرا اسلامی پرچہ بھی فتح کا ڈنکہ بجائیگا۔ ہم نے یہ فوراً سمجھ لیا کہ اون کے فیصلہ کو توڑنا کوئی آسان کام نہ ہوگا۔ اس لئے عاجز راقم اور خواجہ صاحب دفتر کانفرنس مین گئے۔ وہان دونون سکرٹری جلسہ موجود تھے اور پروگرام مطبع مین جانے کو تھا۔ کہ ہم نے روکدیا۔ اور اون سے گفتگو کی۔ عذر بظاہر اونھون نے یہ کیا کہ یہ دونون پرچے ایک ہی فرقہ کی طرف سے ہین اس لئے ایک پرچہ فرقہ کی طرف سے کافی ہے جواب جب اُنھین یہ کہا گیا۔ کہ جب تم نے تمام مذاہب کے دو دو تین تین پرچہ مختلف فرقہ ہائے کے قبول کئے ہین اور خصوصاً ہندو مذہب کی ہر ایک شاخ کو اس قدر وکلا پیش کرین گے۔ تو نہایت نا انصافی ہے۔ کہ اسلام کیطرف سے ایک پرچہ پڑھا جاوے۔ علاوہ ازین یہ امر اون کو یاد دلایا گیا کہ مولوی محمد علی صاحب کو اونھون نے خود مدعو کیا ہے اور خواجہ صاحب کو انہون نے اصحاب علیگڈھ اور لاہور کے لکھنے پر بطور وکیل اسلام طلب کیا ہے تو پھر ان کا کیا حق ہے۔ کہ اب وہ دونون کے لئے جگہ نہ دین۔ اگر ہوتی تو کسی اصول پر یہ تبدیلی ہوتی۔ تو کچھ جواب بھی ہوتا۔ لیکن مشکل تو یہ تھی کہ دراصل نفع اسلام اون کو مصیبت مین ڈال رہی تھی بہر حال اسی حیث بحث مین ہم تھے۔ کہ مردے از غیب برون آید و کارے بکند والا معاملہ ہو گیا۔ عین اُسی وقت جسٹس متر آ گئے۔ انہون نے خواجہ صاحب کو دیکھتے ہی تعظیم اور محبت سے ملاقات کی اور کچھ منٹ ان کے گذشتہ پرچہ کی تعریف کرتے رہے اور پھر اون سے سبب اون کے صبح صبح آنے کا پُوچھا۔ خواجہ صاحب نے مختصر الفاظ مین ذکر کیا۔ اونھون نے یعنے متر صاحب نے نہ سکرٹریون سے کچھ دریافت کیا نہ کچھ تامل کیا۔ پروگرام کو ہاتھ مین لیا اور سب سے پہلے جو پرچہ پڑھا جانا تھا۔ اوس کو کاٹ کر مولوی محمد علی صاحب کا نام لکھدیا اور کہا کہ اگر ان اصحاب کی مراعات نہ کی جاوے تو پھر مجھے نہین سمجھ آتی کہ اور کون ان سے زیادہ مستحق مراعات کا ہے اور یہان تو مراعات کا بھی سوال نہین۔ ہم نے تو خود اون کو مدعو کیا ہے اور ہم کو موقعہ دینا بھی ضروری ہے ایک عجیب نصیحت خیز بات جو اس موقعہ پر دی گئی وہ یہ تھی۔ کہ کسی سکرٹری یا منتظم جلسہ نے جسٹس متر کے اس فیصلہ پر ایک منٹ کے لئے بھی تامل نہ کیا۔ اور اس کو حکم تقدیری سمجھا۔ خواجہ صاحب نے راستہ مین بھی ہمین کہا کہ ہو بہو جس طرح جج کی کرسی پر بیٹھ کر یہ لوگ دو منٹ مین فیصلہ کر دیا کرتے ہین اسی طرح جسٹس متر نے اس معاملہ متنازعہ کا بھی فیصلہ کر دیا۔ ہم گھر واپس آئے اور اپنے برادران الٰہ آباد کو الوان نعمت سے بہرہ یاب ہو کر بارہ بجے کے قریب میور ہال مین پہونچے۔ چند منٹون مین ہال بھر گیا۔ بھجنین گائے جانے کے بعد دُعا ہوئی۔ اور سر جارج ناکس الٰہ آباد ہائیکورٹ کے جج پلیٹ فارم پر آئے۔ آپ کمیٹی استقبالی کے پریسیڈنٹ تھے۔ اور کل بوجہ عدم تعطیل تو نہ آسکتے تھے اس لئے آج آپنے اپنا استقبالی اڈریس خوش آمدید پڑھا۔ سر جارج ناکس کی شمولیت گویا اوس ہمدردی کا ثبوت تھی جو گورنمنٹ کو اس جلسہ سے ہے۔ آپنے محبت بھرے الفاظ مین حاضرین کو خوش آمد کہا۔ ہر مذہب کی خوبیون کا اعتراف کیا۔ اور پھر ایک ہی تین اور تین مین ایک کی باریک فلسفہ پر روشنی ڈالنا پسند نہ فرما کے آپ نے عیسائی مذہب کی کاملیت اخلاقی تعلیم کے پہلو سے کی۔ آپ کی تقریر کیا بسبب عہدہ اور کیا بسبب لہجہ بے حد پسند کی گئی۔ اور آپ کے بعد مولوی صدر الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ پڑھنے کے لئے بلوائے گئے۔ خواجہ صاحب کے بعد اسلام کی حمایت مین مولوی صدر الدین صاحب کا سٹیج پر آنا بلحاظ قد و قامت ایک شاعر مزاج کو صنعت تضاد کا لطف دئے بغیر نہین رہ سکتا تھا کہان وہ بسطۃ فی الجسم اور کہان یہ لاغر ہلکے پھلکے اعضاء۔ کہان وہ گرجنے والی بلند آواز۔ اور کہان یہ خوش الحان شیرین لہجہ۔ مولوی صاحب نے سٹیج پر جاتے ہی نصف رکوع قرآن کریم سے تلاوت فرمایا۔ اللہ اللہ قرآن کریم اور پھر مولانا کی خوش الحانی۔ چودھرانی سرلا دیوی کے سُریلے گیتون سے جن سے کہ کل جلسہ کا افتتاح ہوا تھا کہین بہت زیادہ مؤثر اور دل کش ثابت ہوا۔ یوروپین عورتین اور کثرت سے غیر مسلم اصحاب ہماری طرح ہی وجد مین سر ہلا رہے تھے۔ مولانا مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ اور اس کو پڑھنے والے مولوی صدر الدین صاحب ایک خاص اثر پیدا ہو رہا تھا۔ مین گذشتہ دن کی بابت یہ کہنا بھول گیا۔ کہ اکثر پرچون مین اس قدر بے لطفی تھی۔ کہ تیس ۳۰ منٹ سے اگر دو تین منٹ بھی زیادہ کوئی پڑھنے والا وقت لے لیتا۔ تو فوراً سکرٹری جلسہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی آدمی فرشتہ اجل کی طرح پرچہ پڑھنے والے کے سر ہو جاتا تھا۔ اور اس کو بند کرنے پر مجبور کرتا یہان پرچے نے وہ کیفیت پیدا کر دی کہ تیس ۳۰ منٹ مقررہ کی جگہ پچاس منٹ گذر گئے۔ اور کسی منتظم جلسہ کو خیال تک بھی نہ رہا۔ کہ مولوی صاحب کو روکا جاوے۔ دراصل تقریر ہی وہ جادو ہے جو اپنے سامعین پر خاص اثر پیدا کر کے اون کو سب باتین فراموش کرا دیتا ہے ہمارے پرچہ مین ارکان اسلام کا فلسفہ نہایت ہی حکیمانہ طرز پر لکھا ہوا تھا۔ بقول نامہ نگار پیسہ اخبار کوزہ مین دریا بند تھا۔ پچاس منٹ پر کچھ اور منٹ گذرے اور مولوی صاحب نے اپنا پرچہ تمام و کمال ختم کیا۔ دوران تقریر مین کئی مواقع پر ہال چیرز سے گونج اُٹھا۔ اور تو اور مولوی صاحب کا انگریزی تلفظ بوقت قرأت آپ کا لب و لہجہ آپ کی تمام شکل و شباہت کچھ ایسی دل کش ثابت ہوئی کہ سٹیج سے اُترتے ہی چند یوروپین لیڈیز نے آپ کو مبارک دینے کے بعد آپ سے پتہ کا تبادلہ کیا۔ آپکے تلفظ کی دلفریبی از حد سراہی گئی یہ ایک مزید بات تھی جو پرچہ کی خوبی کے علاوہ تسلیم کی گئی۔ خواجہ ہمارے خواجہ صاحب

ناراض ہی ہوں یہ وہ بات ہے جو انھیں نصیب نہیں ہوئی۔

مولوی صدرالدین صاحب کے پرچہ کے بعد بھی کئی ایک اور پرچہ پڑھے گئے لیکن ایک پہلو سے نہایت ہی خوش کُن پرچہ وہ تھا۔ جو آریہ سماج کی طرف سے گُروکل کانگڑی کے پروفیسر رام دیو بی۔ اے نے پڑھا۔ مضامین اور زبان کے لحاظ سے تو یہ پرچہ چنداں قابل گرفت نہ تھا۔ لیکن آپ (رام دیو) کی قرائت نے نہ صرف اس پرچہ کا ہی خون کیا بلکہ زبان انگریزی کی گردن پر آپنے اُلٹی چھُری پھیر دی۔ آپ کا پرچہ اس قدر لمبا تھا۔ کہ اگر اُسے اس طریق پر پڑھا جاتا کہ جس سے سامعین کچھ سمجھ سکیں تو یہ پرچہ شاید دو گھنٹوں میں ختم ہوتا۔ لیکن پروفیسر رام دیو نے یہی چاہا کہ اُسے آدھ گھنٹہ میں ختم کردے۔ پھر کیا تھا۔ ایک تیز ترین اکسپرس ریل گاڑی چل پڑی جو چھوٹے اسٹیشن چھوڑ بڑے سے بڑے اسٹیشنوں پر بھی کھڑا ہونا یا ٹھہرنا نہیں چاہتی تھی۔ کئی دفعہ سامعین میں شور اُٹھا۔ اور کہا گیا کہ پروفیسر صاحب آہستہ پڑھیں۔ لیکن وہاں سُرعت کلامی کا بھوت سر پر سوار تھا۔ ہر شور پر ایک دو منٹ کے واسطے پروفیسر صاحب آہستگی اختیار کر لیتے لیکن پھر آپ اسی تیزی میں آجاتے۔ الغرض پندرہ بیس منٹ کی کوشش کے بعد سامعین نے [illegible] اپنے حال پر چھوڑ دیا اور تقریر کے ختم ہونے پر ایک زبردست چیرز کے ذریعہ سامعین نے اوس آسائش و آرام کے حاصل کرنے پر خوشی ظاہر کی۔ جو ادن کے کانوں کو نصف گھنٹہ کے بعد نصیب ہوئی۔

یہ پرچہ آریہ سماج کے کسی معمولی وکیل کی طرف سے نہ تھا۔ یہ گُورُوکُل کانگڑی کے دماغوں کا نچوڑ تھا اور اون خیالات کو ظاہر کرتا تھا۔ جن کی کاربند آریہ سماج کی عالم اور بھاری شاخ ہے اس پرچہ نے ایک حد تک اس جدّ وجہد اور مجادلہ کا خاتمہ کر دیا۔ جو ہم میں اور آریہ سماج میں ہمیشہ سے تھا اور جس غرض کی حصُول کے لئے خواجہ صاحب نے ان دو سالوں میں ایک ہی مضمون پر پنجاب کے مختلف شہروں میں لکچر دئے بات یہ ہے کہ آریہ سماج والے اپنے مُسلّمات کے رُو سے وید کے سوا کسی اور جگہ یا کسی اور قوم میں الہامی روشنی یا الہامی تعلیم کے قائل نہیں بلکہ وید مت کے سوا ہر ایک دوسرے مذہب کو است سمجھتے ہیں۔ یہی تعلیم کل ستیارتھ پرکاش میں ہے اگرچہ ستیارتھ پرکاش کا دیباچہ اس اصُول کے مخالف ہے۔ اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ روشنی اور صداقت دوسری جگہ بھی ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ بعض آریہ سماجیوں کے نزدیک صرف ستیارتھ پرکاش کا دیباچہ ہی سوامی دیانند کا لکھا ہوا ہے اور باقی کتاب الحاقی ہے۔ بہرحال اگر ستیارتھ پرکاش کے دیباچہ کو چھوڑ کر باقی سماجک لٹریچر دیکھا جاوے۔ تو یہی بات نظر آتی ہے کہ سماجک اصُول کے رُو سے وید کے سوا کہیں اور صداقت نہیں آئی۔ اور آریہ ورت کے سوا کہیں اور آفتاب الہام نہیں چمکا۔ اس بے ہودہ اصُول کی حکیمانہ اصُول پر مخالفت نہایت ہی مؤثر الفاظ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے پیغام صُلح کے ابتدائی صفحوں میں کی۔ اور اس اصُول کو نہایت وسعت اور قابلیّت کے ساتھ خواجہ صاحب نے ہر ایک شہر میں جا کر برتا۔ ایک طرف آریوں کو اور دوسری طرف غیر احمدیوں پر یہ ظاہر کیا۔ کہ خدا کا الہام نہ کسی قوم کے ساتھ وابستہ ہے اور نہ کسی مکان و زمان تک محدود رہ سکتا ہے۔ وہ خدا جس کا آفتاب ہر جگہ اور ہر مقام پر اور ہر وقت ہے اس کا آفتاب الہام بھی ہر جگہ اور ہر قوم میں اور ہر وقت چمکا اور چمکتا ہے اور چمکیگا۔ یہ امر مُسلّم ہے کہ ان لکچراروں کو ہر جگہ سماجک ممبروں نے کافی تعداد میں دلچسپی سے سُنا۔ اور اون براہین قاطعہ پر غور کیا۔ چنانچہ پچھلے سال جب ایک امرتسری مولوی نے سیالکوٹ میں مناظرین سماج سے اون اعتراضات کا جواب مانگا۔ جو بقول امرتسری صاحب خواجہ صاحب نے ہر شہر میں جا کر آریہ سماجیوں کا دروازہ کھٹکھٹا کر طلب کئے تو اون کی طرف سے یہ جواب ملا۔ کہ خواجہ صاحب کے اعتراضات ہمارے زیر غور ہیں اور ہم ان کے جواب کے فکر میں ہیں بحمد اللہ پروفیسر رام دیو نے اپنی تقریر میں یہ کہہ کر ان اعتراضوں کا خاتمہ کر دیا کہ صداقت اور روشنی کسی ملک سے وابستہ نہیں بلکہ کوئی ملک اور قوم اس سے خالی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک جگہ اپنی منشا کا علم دیا۔ پروفیسر موصوف نے اس عامہ اصُول کے بعد صاف الفاظ میں اعتراف کیا۔

کہ پیغمبر محمدؐ بھی روشنی اور صداقت عرب میں لائے اور اسی طرح اور قوموں کے نبیوں کی تعلیم صداقت سے خالی نہیں۔ اللہ اللہ گُورُوکُل اور آریہ سماج کا پروفیسر اور جلسہ مذاہب میں یہ اقبالی ڈگری بحق حضرت اقدس مرزا صاحب مغفور دے۔ دراصل ہمارا اون کا جنگ ہی یہی تھا وہ کہتے تھے کہ وید کے بعد الہام کا دروازہ بند ہے اور کوئی دوسری کتاب الٰہی صداقت سے بہرہ یاب نہیں ہوئی۔ اور ہمارا جواب یہ تھا کہ خدا کے عرفان اور الہام سے نہ کوئی قوم خالی رہی اور نہ کسی خاص وقت تک یہ محدود رہا۔

حضرت اقدس علیہ السلام کی زندگی میں وہ لوگ اسی بات پر اُڑے رہے۔ آج تک ان کی تحریریں اسی پر زور دے رہی تھیں۔ کہ وید کے سوا کہیں اور روشنی نہیں۔ لیکن آج پروفیسر صاحب کچھ اور کہہ رہے ہیں۔ خواجہ صاحب کے جن دلائل نے یہ باتیں دو سال کے بعد سماج کے کثیر حصہ سے اعتراف کرائیں یہ تو وہی تھیں جن سے براہین احمدیہ مملو ہے اور جن سے حضرت اقدسؑ کی دیگر پاک تصانیف معمور ہیں اور جن پر ایک حکیمانہ بحث پیغام صُلح میں کی گئی ہے بات صرف یہ ہے کہ یہ ساری کی ساری باتیں کتابوں میں ہیں اور عام طور پر کتابیں لوگ پڑھتے نہیں ایک شخص ہم میں سے نکلا اس نے پنجاب کے مختلف شہروں میں لکچر دئے۔ لکچروں کا عنوان "قرآن کریم اور وید مقدس" اپنے اندر کافی دلچسپی رکھتا تھا۔ کہ سماجیوں کی ایک کافی تعداد اون لکچروں میں آجاوے اور یہ تو مخالف و موافق اخبار مانتے ہیں کہ احمدی لکچرار کی تقریر گھنٹوں تک اپنے سامعین کو بٹھائے رکھتی ہے انہوں نے آکر خواجہ صاحب سے وہی باتیں سُنیں۔ جو حضرت صاحب نے مدتوں پہلے لکھدی تھیں لیکن ان لوگوں نے آج تک ان لکھی ہوئی باتوں کو دیکھنے یا سننے کی کبھی تکلیف نہ کی۔ آخر یہ باتیں معقولیت لپنے اندر رکھتی تھیں۔ آہستہ آہستہ معقولیّت نے ضدیّت پر غلبہ پایا۔ ہر ایک شہر میں جہاں کہیں لکچر ہوا۔ سماجیوں میں کھلبلی پڑی سماجی لکچرار بُلوائے گئے۔ سوامی درشنانند نے ایک دو شہر جا کر بالمقابل تقریریں کیں۔ لیکن سوامی درشنانند نے اون دلائل حکیمانہ کی طرف رُخ نہ کیا۔ جو خواجہ صاحب نے پیغام صُلح میں سے اقتباس کر کے دیں۔ کہ جب سُورج۔ بادل۔ ہوا۔ پانی اور دیگر مظاہر قدرت انسان کی جسمانی ضروریات کے لئے ہر جگہ ہر قوم میں اور ہر وقت موجود ہیں تو الہام جس سے انسان کی رُوحانی ضروریات وابستہ ہیں۔ وہ کیوں ایک ملک اور ایک قوم اور ایک خاص وقت تک محدود رہے اس کا جواب درشنانند جی کو آسکتا تھا نہ انہوں نے دیا۔ احمدی لکچرار کا مطالبہ ہر شہر میں جاری رہا اور درشنانند جی راولپنڈی۔ سیالکوٹ اور گوجرات میں تو گئے لیکن اور شہروں میں نہ جاسکے۔ آخر یہ جواب ملا۔ جو پروفیسر رام دیو نے دیا کہ حضرت محمدؐ بھی صداقت اور نور دنیا میں لائے۔ یہ احمدی قوم کی عظیم الشان فتح ہے کہ جنھوں نے کم از کم دس عظیم الشان صداقت کو یعنے مسئلہ تکرار الہام کو سماج کے ایک بھاری حصہ سے منوا لیا۔ پروفیسر رام دیو کا یہ کہنا کہ صداقت اور نور تو ہر جگہ ہے۔ لیکن سب کتب کے لئے وید بمنزلہ مادر کے ہے ہمیں کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ کیا دنیا میں ہر ایک ماں اُن خوبیوں کی مالک ہوتی ہے۔ جو اسکی اولادمیں ہوتی ہیں یا اکثر طور پر اولاد میں وہ جوہر ہوتے ہیں۔ جو ماں میں مطلق نہیں ہوتے۔ اور اب تو ماں کے خط وخال

بھی ضعیفی کے ساتھ قائم نہین رہے۔ اون خط وخال کے مدہم پڑ جانے نے اوس عجوزہ کی شان دلربائی کو خاک مین ملا دیا ہے۔ خط وخال سے میری مراد زبان سنسکرت ہے۔ جس مین وید کا الہام تھا۔ جو زبان اب دنیا سے میٹ چکی ہے۔ اور جس سے وید کی اصلی خوبصورتی بھی قابل شناخت نہین رہی۔ اس عظیم الشان فتح سے ایک سبق بھی ہم کو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ حکمت کے جواہر اور موتی جو حضرت اقدس ع مرحوم کی تصنیف مین ہین اور جن پر اس وقت تک بہ سبب تعصب زمانہ کی نگاہ نہین اون کو کس طریق احسن پر دنیا کے سامنے لایا جاوے اور پھر دیکھا جاوے کہ وہ بیش بہا موتی کیون دنیا کی آنکھ کو چکا چوندہ کر کے اُسے احمدیت کا گرویدہ نہین کرتے۔ زمانہ علم دوست ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشان جو معجزات اور خوارق کے رنگ مین حضرت اقدس ع سے ظاہر ہوئے اون کے لئے مادی اور فلسفی دنیا سردست طیار نہین۔ سُننے سے پہلے وہ نادانی سے انہین خلاف عقل قرار دے کر اس مضمون کو قابل غور نہین سمجھتے۔ حالانکہ وہ آیات اللہ ہی ہین انکو ان آیات اللہ کی قدر دانی کے لئے طیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور میرے نزدیک وہ یہ ہے کہ الٰہی فلسفہ اور حکمت کے وہ بے بہا خزانے جو تصانیف حضرت اقدس ع مین ہین۔ اون کو آہستہ آہستہ بوجہ احسن آج کل کے تعلیم یافتہ اصحاب کے سامنے پیش کیا جاوے۔ ان مین حکیمانہ اور علمی مذہب کا مذاق پیدا کیا جاوے۔ وقت یہ ہے۔ کہ تعلیم یافتہ جماعت نے مذہب کا نقشہ یورپ مین فیلسوفون کے قلم سے کھنچا ہوا دیکھا۔ جن کے سامنے مذہب صرف عیسائیت تھا۔ اور خدا مسیح۔ چنانچہ ایسے خدا اور ایسے مذہب نے بہت بُرا اثر مغربی فیلسوفون کے دل پر ڈالا۔ اور وہ مذہب سے بہ حیثیت مذہب بیزار ہو گئے یہی حالت انگریزی تعلیم یافتہ مُسلمانون کی ہے۔ لیکن وہ قومی عصبیت کے باعث جو ابھی تک مسلمانون مین مر نہین گئی باتین سُننے کو آ جاتے ہین اگر انہین کسی معقول طریق پر بلایا جاوے اور پھر اون کے سامنے وہ جواہرات اور موتی پیش کئے جاوین جو ہمارے پاس ہین۔ وہ یقیناً گرویدہ ہو جاوین اور اس کے عاشق ہو جاوین گے۔ کہ جو اصلی مالک ان خزانون کا ہے۔ ہمارے منکر مُلّاں لاکھ کوششین کرین وہ ہمارے مقابل ہیچکارہ ہین۔ اس بات کا تجربہ ہمین اس لیکچر سے ہوا ہے جو ۲۱ - فروری کو محمڈن یونیورسٹی پر لاہور اسلامیہ کالج مین دیا گیا

پروفیسر رام دیو کے لیکچر کے بعد دوسرے اجلاس کا پہلا حصہ ختم ہوا۔ اور مولوی صدرالدین صاحب نہایت عزت واحترام کے ساتھ منتظمین جلسہ کے ذریعہ ریفرشمنٹ روم مین پہونچائے گئے۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ آج کی کارروائی کے آپ ہیرو ہین۔ ہم سب نے سجدات شکر ادا کئے اور نماز ظہر وعصر مین شریک ہو گئے۔ نماز کے بعد پھر جلسہ شروع ہوا۔ لیکن ایک بھی پرچہ ایسا نہ پڑھا گیا کہ جس کا کچھ تذکرہ کیا جاوے۔ یہ صرف ہماری ہی رائے نہین بلکہ ہندو مسلمان کرسچن اخبارات نے اسلامی پرچون کے علاوہ صرف مسٹر اسحٰق کا یا ایک آدھ کسی اور پرچہ کا ذکر کیا ہے۔ اور کسی اور پرچہ کو کسی قسم کی خصوصیت نہین دیگئی۔

آج شام کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے لکچر کا اعلان تھا۔ اور جگہ بھی مولوی ولائت حسین کے مکان پر تجویز ہوئی تھی۔ آج مکانیت مین کسی قدر وسعت کیگئی۔ اور تعلیم یافتہ گروہ کے علاوہ دیگر مسلم احباب بھی لاتعداد جمع تھے۔ چنانچہ ایک کافی تعداد اس موسم سرما مین آسمان تلے کھڑی ہے۔ ڈاکٹر صاحب جیسے کہ پہلے لکھا جا چکا ہے نہ جاسکے اور یہ کام اہل شہر کی خواہش سے خواجہ صاحب کے سپرد ہوا۔ مولوی صدرالدین صاحب کے مضمون ضرورت الہام کا وہی حصہ ختم ہو سکا تھا۔ جو برہمو سماج کے متعلق ہے۔ آپ کے لکچر کا وہ حصہ جو آریہ سماج سے تعلق رکھتا تھا وہ باقی تھا۔ اس لئے خواجہ صاحب نے اعلان کیا۔ کہ بجائے اس کے کہ مین کوئی مضمون شروع کرون جو تین چار گھنٹے مین ختم نہ ہو سکے بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مین مولوی صدرالدین صاحب والا مضمون تکمیل کر جاؤن۔ چنانچہ آپ نے وہی مضمون شروع کیا اس کا اثر اور اس کی قبولیت اسی قسم کی تھی جیسے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہمین دے رکھی ہے۔ ساڑھے تین گھنٹہ تک متواتر تقریر ہوتی رہی اور کوئی فرد بشر اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ اگرچہ جنوری کا مہینہ تھا اور ایک کافی تعداد سامعین آسمان تلے کھڑی تہی۔ آخری حصہ تقریر کا بہت مفید اور مُوثر تھا اور دراصل احمدیت کی تبلیغ تھی۔ خواجہ صاحب نے یہ ثابت کر کے کہ وید کے بعد بھی الہام جاری ہے اور قرآن کریم ... ہی خاتم الکتاب ہے۔ اور قرآن ہی کل ملکون اور قومون کے لئے ایک کامل کتاب ہے۔ آخر مین یہ بھی بیان کیا کہ اصلی وجہ کیا ہے کہ ...... برہموں نے الہام سے قطعاً انکار کیا اور عیسائیون اور دیگر اقوام نے اور آریون نے جزواً۔ اصل بات یہ ہے کہ ان قومون مین صاحب الہام نہ رہے ان کی کتاب کی بنا الہام تھی ان مین کوئی صاحب الہام نہ تھا اس لئے کتاب کو الہامی اسی صورت مین یہ لوگ مان سکتے تھے۔ جب الہام کے وجود کے قائل رہین اور صاحب الہام کا نہ ہونا کسی اور طرف لے جا رہا تھا اس لئے انہون نے تسلیم کر لیا کہ ان کی کتاب کے بعد الہام ہوا ہی نہین۔ برہمو ان لوگون سے زیادہ عقلمند نکلے۔ کہ جب ایک خاص وقت کے بعد الہام نہین۔ تو پہلے بھی الہام نہ تہا۔ بہر حال الہام کا قطعاً یا جزواً انکار اقوام عالم نے صرف اس لئے کیا کہ دنیا میں الہام پانے والے نہ رہے۔ اسلام پر بھی خدانخواستہ یہی موت وارد ہوتی اگر صاحب الہام نہ ہوتے۔ لیکن خدائے اسلام نے یہ دروازہ کھُلا رکھا۔ ہر صدی ہر ملک ہر شہر ہر قوم ہر آبادی مین اہل اللہ پیدا ہوئے۔ کوئی جگہ خالی نہین جہان شیران اسلام نہین ہوئے یہی صداقت اس حدیث شریف سے ظاہر ہوتی ہے۔ جس مین صدی کے سر پر مجدد آتا ہے ذکر کیا گیا ہے۔ الغرض کوئی وقت اور زمانہ خدا کے مجدد اور ملہم سے خالی نہین ہوا۔ اور ہمارا اپنا زمانہ اور وقت بھی ایسے مجدد اور ملہم سے خالی نہین۔ کہ جس کے ہم احمدی متبع ہین اور اگر اسے قبول نہ کیا جاوے۔ تو پھر ہمارا زمانہ اس صداقت سے خالی رہ جاتا ہے۔

یہ تو بیان ہی ایسا تھا کہ جو احسنت اور مرحبا اور قبولیت اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔ لوگ شادان اور فرحان متقاضی ہوئے۔ کہ اس سلسلہ لکچر ہا کو ابھی رکھا جاوے اور کم از کم ایک دو لکچر انگریزی زبان مین ہون لیکن حضرت قبلہ خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل مین ہم آج کے بعد الہ آباد ٹھہر نہ سکتے تھے۔ ہمین ایک بزرگ کی خدمت مین حاضر ہو کر اوس سے بعض مسائل پر گفتگو کرنے کا حکم تھا اس لئے مجبوری تہی۔ جس پر پریزیڈنٹ جلسہ نے خواجہ صاحب کو مخاطب کر کے اس شعر پر جلسہ کو ختم کیا ؎

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کُنی
بازار خویش و آتشِ ما تیز مے کُنی (باقی آئندہ)

پیسہ اخبار پیسہ اخبار کے چند مخالفانہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح ع کی خدمت مین پیش ہوئے۔ فرمایا یہ ہمارا پکا اور سچا دشمن ہے ہمیشہ سلسلہ کے خلاف لکھتا رہتا ہے ہم تو پھر بھی اُسے کچھ نہین کہتے حوالہ بخدا کرتے ہین۔ بدی ہے تو اس کے پیش خود آ جائیگی۔

غیر احمدی فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے۔ ہم غیر احمدیون کو غیر احمدی کہتے ہین اور جو ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہین انکا کفر بموجب حدیث ان پر لگتا ہے۔ ہم اپنی طرف سے کچھ نہین لگاتے ❖

مباحثہ گوجرہ کی اصل کیفیت

(پیغام)

اڈیٹر پیسہ اخبار کو شرم کرنی چاہیئے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے برخلاف ہمیشہ غلط اور شرارت آمیز تحریرین شائع کرتا رہتا ہے اور پھر یہ دعوٰی ہے کہ ہم مسلمانون مین اتحاد پھیلاتے ہین۔ اڈیٹر

جناب ایڈیٹر صاحب روزانہ پیسہ اخبار - ۱۳ مارچ سنہ ۱۱ء کے روزانہ پرچہ مین ایک مضمون بعنوان چند مسلمانون کے نام سے ایک غلط مضمون جن کی بابت کہ ان کو خود بھی کچھ خبر نہین ایک گندم نما جو فروش میان محبوب عالم نے ان کے نام پر درج اخبار کرایا ہے جن کا نام غلطی سے اونھون نے عام مسلمانون اور مرزائیون کی صلح رکھا ہے۔ اور صریحاً ایسی ایک بات کو پریس مین لے جا کر پبلک اور ایک جماعت کو دہوکہ دیا ہے چون کہ جھوٹے کو ہمیشہ خدا ذلت دیتا ہے اس لئے خود انہون نے اپنے ہاتھ ذلت کو خریدا اور ایک جھوٹ بول کر خدا کی لعنت کے نیچے آگئے۔ اول وہ لکھتے ہین کہ گوجرہ مین بورڈنگ ہوس واشاعت تعلیم اسلامیہ کے بنانے کے واسطے ایک انجمن قائم ہے جس کا ابھی تک کوئی نام ونشان نہین۔ ہان البتہ ایک دفعہ گوجرہ مین خاص قصبہ کے چار آدمیون نے انجمن قائم کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ جو کہ باتون ہی باتون مین رہ کر پورا نہ ہوا۔

جس وقت اس عاجز نے بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب حضرت خلیفۃ المسیح ع سے کی۔ اس وقت میان محبوب عالم کو جو خود بخود اس جگہ کی مسجد کا امام بنا ہوا ہے سخت ناگوار صدمہ پہونچا۔ کیون کہ اس کا بازو ٹوٹ گیا میرے بیعت کرنے پر چند بھائیون نے صداقت کو جان کر بیعت حضرت مسیح موعود ع کی حضرت خلیفۃ المسیح ع سے کر لی جس سے اُن کا اور بھی زیادہ تن بدن جل گیا۔ چون کہ قصبہ کی آبادی مین جو لوگ آباد ہین اون کو چندان دین کے علم سے خبر نہین ان کو میان جی نے بھڑکانا شروع کیا اور محمد عظیم کاتب سکنہ گکھڑ حال وارد لاہور کو اس جگہ بلایا اور شور کرنا شروع کیا۔ اور بندہ کو بھی بلایا۔ جب میان محمد عظیم سکنہ گکھڑ سے اس عاجز کی بات چیت وفات عیسٰی علیہ السلام کے بارہ مین ہوئی تو اُس نے لفظ متوفی کے بارے مین یہ جواب دیا۔ کہ اصل مین رافعک کا لفظ پہلے ہے اور متوفی کا لفظ بعد مین ہے جس کے جواب مین بندہ نے یہ کہا کہ اب قرآن مجید کے لفظون کو بھی آگے پیچھے کرنے کی جرأت ہوگئی۔ جس کا جواب اُنہون نے یہ دیا۔ کہ عربی مین یہ قاعدہ ہے کہ لفظ آگے پیچھے کر سکتے ہین۔ مین نے کہا عربی مین کر سکتے ہو نہ کہ قرآن مجید مین۔ کیون کہ مضمون نویس خود اس بات کو مانتے ہین کہ جب مولوی سے اگر سوال کیا تو بجائے محمد عظیم کے تنگ آکر اقرار کرنے کے ہمارا تنگ آنا لکھدیا۔ پھر جب میان محمد عظیم سے شان نزول کی بابت پُوچھا۔ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے کچھ خبر نہین۔ اور نہ مجھے یہ بات بتلانے کا علم ہے اور نہ قرآن مجید مین شان نزول لکھا ہوا ہے اور نہ قرآن مجید مین شان نزول ہے۔ پھر جب تفسیرین پیش کی گئین تو تفسیرون مین لفظ متوفی کے معنے موت نکلے۔ لیکن اونہون نے کہا کہ ہم تفسیرون اور حدیثون کو بالکل نہین مانتے ہین افسوس کہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت مین اگر یہ لوگ قرآن اور حدیثون سے بھی انکار کر گئے ہین۔ جمعہ کا روز مناظرہ کے واسطے مقرر ہوا۔ جس کے لئے ہمارے علماء صاحبان دار الامان قادیان سے جناب حافظ روشن علی صاحب جناب مولوی غلام رسُول صاحب راجیکی و مولوی شیخ غلام احمد صاحب بروز جمعرات گوجرہ مین تشریف لے آئے روز جمعہ کی صبح کو...... ایک خط عربی مین میان محمد عظیم وغیرہ کو برائے شرائط مناظرہ لکھا کیونکہ روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۹ مئی سنہ ۱۰ء کے پرچہ مین علی پور کے جلسہ کے مضمون مین پیسہ اخبار نے میان محمد عظیم کو یہ سارٹیفکیٹ عنایت کیا ہوا ہے۔ کہ جلسہ مین ایک میان محمد عظیم وعظ کرنے پر کھڑے ہوئے۔ جن کو نہ کچھ علم دین کی خبر نہ علم مجلس کی۔ ایک اندھے اور ایک حاجی کا قصہ جو کہ زبان زد عام ہے۔ جھوٹ سے لاہور کا اپنا چشم دید واقعہ بیان کر کے حاجیون کو شرمسار کیا۔ جس مین اس کے پیر میان جماعت علی شاہ بھی شامل ہون گے) ملاحظہ ہو روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۹ - مئی سنہ ۱۰ء - چونکہ میان محمد عظیم بزعم خود عربی کا عالم فاضل بنا تھا۔ اور مجھے عربی سے ناواقف قرار دیا تھا اس لئے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی...... نے ایک خط عربی مین برائے شرائط مناظرہ وحالات زیرہ لکھا۔ جو کہ مندرجہ ذیل عالمون سے بھی پڑھا گیا۔ ہرچند کہا گیا کہ اس خط کو پڑھ کر معہ ترجمہ لوگون کو سناؤ۔ تاکہ جو جو شرائط لوگون نے مقرر کرلی ہین۔ کرلین۔ جس کو میان ظفر علی ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ بغل مین دبائے ہوئے ہے اور نہ میان محبوب عالم اور نہ میان احمد الدین واعظ بادشاہی ضلع جہلم اور میان محمد عظیم کاتب پڑھ سکے۔ اور لوگون کو کہا کہ اس کے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر ہم کہتے تھے کہ ذرا پڑھو۔ اور عام لوگون کو سنا دو۔ ورنہ ہم اپنے علماء صاحبان کو کسی جاہل کے سامنے پیش نہ کرین گے لیکن وہ اس عربی خط کو بغل مین چھپا دین اور زبانی جمع خرچ اڑادین۔ چونکہ لوگ بے علم تھے۔ ان کی چال کو نہ سمجھے۔ مگر تاڑنے والے تاڑ گئے۔ ½ ۹ بجے دن کے یہ خط اون کو دیا گیا تھا۔ اب وہ ٹال مٹول کرنے لگے۔ کیون کہ میان محمد عظیم و میان ظفر علی پسروری بمقام زیرہ ضلع فیروزپور مین مولوی غلام رسول صاحب راجیکی والون کے ہاتھ دیکھ چکے ہوئے تھے اور زیرہ مین فرار اختیار کر چکے ہوئے تھے۔ خط کے دیکھتے ہی حواس باختہ ہو کر اور دیوار کا سہارا لیکر ہونٹون پر زبان پھیرنے لگے اور زیرہ کی یاد نے ان کو ٹال مٹول پر آمادہ کیا اس واسطے یہ الفاظ زبان پر لائے کہ بس اب مناظرہ کا وقت گذر چکا ہے۔ اب دس بجنے والے ہین۔ جس سے معلوم ہوا کہ لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے پہلوتہی اختیار کی ہے بارہا ہم نے جواب مانگا۔ مگر بجائے جواب کے بدزبانی اختیار کی دیگر ان کو یہ بھی کہا گیا تھا۔ کہ حفظ امن کا بندوبست کرنا ضروری ہے۔ کیون کہ اتنا مجمع اکٹھا ہونا گورنمنٹ کے قانون کے برخلاف ہے کیون کہ یہ معاملہ مذہبی ہے۔ جس مین فساد ہو جانے کا اندیشہ ہے اور ان لوگون کا طریقہ یہی ہے۔ کہ جواب سے مجبور ہو کر فساد کرنے کے درپے ہو جاتے ہین جیسا کہ میان محمد عظیم اس سے پہلے ہی بدزبانی پر اُتر آیا تھا جس سے اُنہون نے انکار کیا اور مناظرہ فریقین کی مرضی سے بند کیا گیا اس کے بعد فریقین مین تحریرین ہوئین اور انہون نے تحریرون کو غلط شائع کیا ہے۔ اور تمام واقعات بناوٹی بیان کر کے پبلک کو دہوکہ دیا ہے۔ جس سے ایسے علماء کی حالت پر بہت افسوس آتا ہے۔ جس مضمون پر ہمارے ساتھ ان کا مناظرہ تھا اس پہلو کو انہون نے چھوڑ دیا اور یہ اقرار کر لیا کہ اگر عیسٰی علیہ السلام مر گیا ہوا ہے۔ تو ہم کو کیا اگر زندہ ہے تو ہمارا اس سے کیا تعلق ہے جس کے جواب مین یہ کہا گیا کہ اب تک آپ عیسٰی علیہ السلام کو آسمان پر چڑہائے ہوئے تھے۔ اور اب انکار کرتے ہو۔ اور اون سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہو

تحریرین جو مابین فریقین ہوئین

(جلال الدین احمدی گوجرہ کی تحریر)

مین جماعت احمدیہ گوجرہ کی طرف سے لکھتا ہون۔ کہ جو شخص کلمہ طیبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور تابعداری اللہ و رسُول کی کرتا ہے۔ وہ شخص مسلمان ہے اور ہم کو اس کی مُسلمانی مین کوئی شبہ نہین۔ ہان اگر کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب

کو مسیح موعود نہیں مانتا اور شرک نہیں کرتا۔ ہم اس کو مشرک نہیں کہتے۔ اگر علماء اپنے فتوات کفر و کذب جو کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود ؑ پر دئے ہوئے ہیں واپس لیوین۔ تو ہم نماز اکٹھی پڑھ لین گے۔

تحریر جماعت مخالف

مین بحیثیت قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ علاقہ گوجرہ و قصبہ گوجرہ کی طرف سے لکھ دیتا ہوں کہ جو شخص کلمہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور اُمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ مسلمان ہے۔ چون کہ مرزا صاحب بھی اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تھے اس لئے جو شخص انکو کافر یا کاذب کہے وہ خود بموجب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کافر اور کاذب ہے۔ اور جو شخص کسی احمدی مسلمان کو کافر یا جھوٹا کہے وہ خود کافر اور جھوٹا ہے اور ہم اپنے فتوات کفر و کذب واپس لیتے ہیں لہذا یہ لکھدیتا ہوں کہ سند رہے۔

دستخط۔ میان محبوب عالم قاضی گرداور۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مہربانی فرماکر اصل تحریرین درج اخبار فرماکر استفتار اخبار وں مین چھاپنے والون کو یہ .... شرم سار کرین۔ کہ پبلک کو دھوکہ دینا کیسی شرمساری کی بات ہے مگر امید نہیں کہ وہ شرمندہ ہوں۔

پیسہ اخبار دیکھنے کے بعد مضمون نویسون سے دریافت کیا گیا کہ یہ غلط اور جھوٹے مضمون اخبار مین دے کر تم نے پبلک کو دھوکہ دیا۔ جس کے جواب مین میان محبوب عالم نے یہ جوابدیا۔ چون کہ ہم جماعت احمدیہ کو جھوٹا سمجھتے ہین اس واسطے ہم نے جھوٹ لکھا ہے۔ پھر مضمون نویس نے ظاہر کیا کہ سب انسپکٹر نے جماعت احمدیہ کو جبراً ان کے مکان سے وعظ کرتے ہوئے نکال دیا ہے۔ حالان کہ سب انسپکٹر نے ہم کو یہ کہا کہ ہمارے مکان پر چل کر وعظ کرو۔ اصل واقع یہ ہے کہ وعظ بازار مین ہو رہا تھا۔ اور اُن عالمون کو للکارا گیا تھا کہ اگر کسی نے جواب سوال کرنا ہو۔ تو اس وقت کر لو۔ بجائے جواب سوال کرنے کے انہوں نے ایک درخواست عدالت مین بدین مضمون دی۔ کہ احمدی جماعت کے علماء پیغمبر خدا کو (نعوذ باللہ) گالیان دے رہے ہین اس لئے براہ مہربانی ان کا وعظ بند کیا جاوے۔ چون کہ اس وقت ہمارا وعظ قریب اختتام تھا۔ اس لئے ختم کیا گیا۔

یہ صداقت ان لوگون نے اپنی ظاہر کی ہے۔ مناظرہ کے روز سے دو روز پیشتر میان محبوب عالم و میان محمد عظیم نے قرآن مجید حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مدد ڈھونڈنے کی بجائے آریون اور سکھون سے مدد کی التجا کی۔ کہ ہم کو کلیات آریہ مسافر اور اور کتابین جو کہ مسیح موعود کی مخالفت مین لکھی ہوئی ہین دو۔ جن کے جواب مین انہون نے ہم سے افسوس ظاہر کیا اور کہا کیا مسلمانون کے پاس آپکے ساتھ مناظرہ کرنے کے واسطے کوئی کتاب نہیں۔ جو ہم سے کتابین مانگتے ہین۔ اور ان کو بہی انہون نے بہت شرمندہ کیا لیکن کب وہ شرمندہ ہوتے تھے۔ اگر ان کو کوئی شرم ہوتی۔ تو پریس مین ایسے واقعات دے آتے۔ دیگر جن شخصون کے دستخط مضمون کے نیچے ہوئے ہوئے ہین ان مین سے منشی نتھو خان ٹھیکہ دار و محمد دین محمد اسمٰعیل سود اگران چرم اخبار والے مضمون کے دستخط کرنے سے انکاری ہین وہ کہتے ہین۔ کہ ہم کو خبر ہی نہیں ہے جس سے معلوم ہوا کہ میان محبوب عالم نے خود لکھ دئے۔ دیگر مضمون نویسندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کو متوجہ کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی بابت انکار کرنیکا ذکر کیا ہے۔ یہ کان کھول کر سُنین۔ کہ عاجز کی کس تحریر کے موجب انکار کرتا ہے۔ حضرت صاحب کے الہامات تو خدا کے فضل و کرم سے سچے ہین بلکہ اس نے اپنے پیر گولڑوی کو اپنی ہی تحریر سے کذاب و کافر قرار دیا ہے۔ کیون کہ میان محبوب عالم چشتی نے خود لکھدیا ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود کو کافر یا کاذب کہے وہ بموجب حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کافر و کاذب ہے۔ راقم جلال دین۔

اب اس تحریر سے وہ اپنے پیر... گولڑوی کو بموجب تحریر اپنی کے کیا بناتا ہے اور دوسرے مکفرون اور مکذبون کو کیا سارٹیفکیٹ عنایت کرتے ہین اور یہ تحریر ان چارون مذکورہ بالا اشخاص کے مشورہ سے محبوب عالم نے لکھی تہی

فقط ۔ جلال الدین احمدی از گوجرہ۔

درخواست دُعا

از جانب خاکسار سراج الدین احمدی
گگہ زئی سمبڑیالوی از ٹانڈہ بروڑ ریاست

اندور۔ جملہ بزرگان کی خدمت مین نہایت عاجزی سے التماس ہے کہ برائے خدا میرے حال پر رحم فرماکر خاص محبت سے دُعا کرین کہ اللہ تعالیٰ مجھے عمل صالحہ کی توفیق عنایت فرمائے۔ دوم حضرت خلیفۃ المسیح کی عمر دراز کرے اور اس گنہگار کو آپ کی زیارت سے جلد مشرف فرماوے۔ سوم۔ خاکسار اس وقت نارے اور بخار سے سخت لاچار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے۔ چہارم۔ خاکسار کی اور خاکسار کے رفیق میان عبد اللہ صاحب احمدی کی وصول بہت سے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وصول کرادیوے۔ پنجم۔ میرا بھائی مسمی نیاز الدین جنونی ہو گیا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ تندرست کرے۔ ششم۔ میرے والدین کی مصیبتین اللہ دُور کرے اور ان کو حضرت مسیح موعود ؑ کی پہچان بخشے اور نور ہدایت سے مالا مال کرے۔ ہشتم۔ خاکسار کو قرض سے سبکدوش کرے نہم۔ یہ کہ تمام دینی و دنیاوی نعمتون سے مالا مال کرے۔ دہم سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ارشاد ناصر

اے میرے احمدی احباب یہ مثل مشہور ہے کہ ماں بھی بچے کو بغیر روئے دُودھ نہیں دیتی۔ اور خدا کا فضل بھی دُعا و پکار کے بعد زیادہ نازل ہوتا ہے اور درخت سے پھل بھی بغیر ہلائے نہیں گرتا۔ اِس بناء پر اس عاجز نے باربار لکھنا شروع کیا ہے اور تجربہ و مشاہدہ بھی ہے کہ جس امر کے لئے کوشش اور پیروی صدق دل سے کی جاوے۔ بفضل خدا وہ کام آخر ہو بھی جاتا ہے لہذا دور الضعفاء کے لئے میری کوشش بے جا نہیں ہے بلکہ بہ امید کشائش یہ تحریک شروع کی گئی ہے اس بیل کو خدا ہی منڈھے چڑھائیگا۔ اور بفضل خدا یہ کام ضرور انجام پذیر ہوگا کیا اچھا وہ شخص ہے جو اچھے کامون مین پہل کرکے اور نمونہ بن کر دکھلا دے۔ جماعت مین جو لڑکا اوّل نکلتا ہے وہی انعام پاتا ہے۔ سینیر ہونا ایک خوبی کی بات ہے جو سینیر ہوتا ہے اس کو اوّل ترقی ملتی ہے بہ نسبت جونیر کے مین چاہتا ہون کہ میرے خاص احباب سینیر بنین جونیر نہ بنین پہل کرین تاکہ فضل و کرم بھی ان پر سب سے پہلے اترے پھسڈی رہنا ایک عیب ہے۔ جماعت مین صف اوّل حاصل کرنا اور داہنے ہاتھ جگہ حاصل کرنا بڑی خوبی ہے اور تکبیر اولیٰ سے پیچھے رہنا بہتر نہیں ہے بعض ایسے سُست ہوتے ہین کہ آخر کو نماز مین شامل ہوتے ہین انھیں وہ ثواب نہیں ہوتا۔ جو پہلے آنیوالون کو حاصل ہوتا ہے بعض ایسے بھی کم قسمت ہین جو سلام پھیرنے کے بعد پہونچتے ہین اور کف افسوس ملتے ہین لیکن واویلا ان پر جو نماز قضاء کر دیتے ہین اور مستحق عذاب ہوتے ہین فوجون مین بھی جو آگے بڑھ کر حملہ کرتے ہین انہین انعام و اکرام ملتے ہین اور ترقی درجات پاتے ہین اور جو لوگ بہادری کرکے زخمی ہوتے ہین ان پر خاص مہربانیان حکام کی ہوتی ہین اور منصب و جاگیر بیشتر پاتے ہین۔ سخاوت ایسی عمدہ صفت ہے کہ کافر مین بھی ہو تو بہتر ہے۔ حاتم طائی کوئی مُسلمان نہیں تھا۔ مگر کس عزت سے اس کا نام دنیا مین مشہور ہے پھر اگر مُسلمان بھی ہو اور احمدی بہی اور سخی بہی ہو تو سبحان اللہ نُور اً علےٰ نُور۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاستبقوا الخیرات۔ نیک کامون کی طرف دوڑو۔ سو اے پیارے احمدیو! تم دور الضعفاء کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کرکے روپیہ بھیجو میری باتون پر ہنسو نہیں سچے دل سے لکھتا ہون اور سچ کہتا ہون یہ معاذ اللہ کچھ ہنسی ٹھٹھے کا مقام نہیں ہے۔ ہنسی ٹھٹھے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام

کو مسیح موعود نہیں مانتا اور شرک نہیں کرتا۔ ہم اس کو مشرک نہیں کہتے۔ اگر علماء اپنے فتوات کفر وکذب جو کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ پر دئے ہوئے ہیں واپس لیویں۔ تو ہم نماز اکٹھی پڑھ لیں گے۔

تحریر جماعت مخالف

میں بحیثیت قاضی گرداور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ علاقہ گوجرہ و قصبہ گوجرہ کی طرف سے لکھ دیتا ہوں کہ جو شخص کلمہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور اُمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ مُسلمان ہے۔ چونکہ مرزا صاحب بھی اُمت محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اس لئے جو شخص انکو کافر یا کاذب کہے وہ خود بموجب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر اور کاذب ہے۔ اور جو شخص کسی احمدی مسلمان کو کافر یا جھوٹا کہے وہ خود کافر اور جھوٹا ہے اور ہم اپنے فتوات کفر وکذب واپس لیتے ہیں لہذا یہ لکھدیتا ہوں کہ سند رہے۔

دستخط۔ میاں محبوب عالم قاضی گرداور۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مہربانی فرماکر اصل تحریریں درج اخبار فرماکر استفتار اخباروں میں چھاپنے والوں کو یہ .... شرمسار کریں۔ کہ پبلک کو دہوکہ دینا کیسی شرمساری کی بات ہے مگر امید نہیں کہ وہ شرمندہ ہوں۔

پیسہ اخبار دیکھنے کے بعد مضمون نویسوں سے دریافت کیا گیا کہ یہ غلط اور جھوٹے مضمون اخبار میں دے کر تم نے پبلک کو دہوکہ دیا۔ جس کے جواب میں میاں محبوب عالم نے یہ جوابدیا۔ چونکہ ہم جماعت احمدیہ کو جھوٹا سمجھتے ہیں اس واسطے ہم نے جھوٹ لکھا ہے۔ پھر مضمون نویس نے ظاہر کیا کہ سب انسپکٹر نے جماعت احمدیہ کو جبراً ان کے مکان سے وعظ کرتے ہوئے نکال دیا ہے۔ حالانکہ سب انسپکٹر نے ہم کو یہ کہا کہ ہمارے مکان پر چل کر وعظ کرو۔ اصل واقع یہ ہے کہ وعظ بازار میں ہو رہا تھا۔ اور اُن عالموں کو للکارا گیا تھا کہ اگر کسی نے جواب سوال کرنا ہو۔ تو اس وقت کرلو۔ بجائے جواب سوال کرنے کے انہوں نے ایک درخواست عدالت میں بدیں مضمون دی۔ کہ احمدی جماعت کے علماء پیغمبر خدا کو (نعوذ باللہ) گالیاں دے رہے ہیں اس لئے براہ مہربانی ان کا وعظ بند کیا جاوے۔ چونکہ اس وقت ہمارا وعظ قریب اختتام تھا۔ اس لئے ختم کیا گیا۔

یہ صداقت ان لوگوں نے اپنی ظاہر کی ہے۔ مناظرہ کے روز سے دو روز پیشتر میاں محبوب عالم و میاں محمدؐ عظیم نے قرآن مجید و حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد ڈہونڈنے کی بجائے آریوں اور سکھوں مدد کی التجا کی۔ کہ ہم کو کلیات آریہ مسافر اور اور کتابیں جو کہ مسیح موعود کی مخالفت میں لکھی ہوئی ہیں وہ دیں جن کے جواب میں انہوں نے ہم سے افسوس ظاہر کیا اور کہا کیا مسلمانوں کے پاس آپکے ساتھ مناظرہ کرنے کے واسطے کوئی کتاب نہیں۔ جو ہم سے کتابیں مانگتے ہیں۔ اور ان کو ہی انہوں نے بہت شرمندہ کیا لیکن کب وہ شرمندہ ہوتے تھے۔ اگر ان کو کوئی شرم ہوتی۔ تو پریں میں سچے واقعات لے آتے۔ دیگر جن شخصوں کے دستخط مضمون کے نیچے ہوئے ہوئے ہیں ان میں سے منشی نتھو خان ٹھیکہ دار و محمدؐ دین محمد اسمٰعیل سود اگران چرم اخبار والے مضمون کے دستخط کرنے سے انکاری ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم کو خبر ہی نہیں ہے جس سے معلوم ہُوا کہ میاں محبوب عالم نے خود لکھ دئے۔ دیگر مضمون نویسندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کو متوجہ کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی بابت انکار کرنیکا ذکر کیا ہے۔ یہ کان کھول کر سنیں۔ کہ عاجز کی کس تحریر کے موجب انکار کرتا ہے۔ حضرت صاحب کے الہامات تو خدا کے فضل و کرم سے سچے ہیں بلکہ اس نے اپنے پیر گولڑوی کو اپنی ہی تحریر سے کذاب و کافر قرار دیا ہے۔ کیونکہ میاں محبوب عالم چشتی نے خود لکھدیا ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود کو کافر یا کاذب کہے وہ بموجب حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کافر و کاذب ہے۔ راقم جلال دین۔

اب اس تحریر سے وہ اپنے پیر... گولڑوی کو بموجب تحریر اپنی کے کیا بناتا ہے اور دوسرے مکفروں اور مکذبوں کو کیا سارٹیفکیٹ عنایت کرتے ہیں اور یہ تحریر ان چاروں مذکورہ بالا اشخاص کے مشورہ سے محبوب عالم نے لکھی تھی فقط ٭ جلال الدین احمدی از گوجرہ۔

درخواست دُعا

از جانب خاکسار سراج الدین احمدی گگے زئی سمبڑیالوی از ٹانڈہ بروڈ ریاست اندور۔ جملہ بزرگان کی خدمت میں نہائت عاجزی سے التماس ہے کہ برائے خدا میرے حال پر رحم فرماکر خاص محبت سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عمل صالح کی توفیق عنایت فرمائے۔ دوم حضرت خلیفۃ المسیح کی عمر دراز کرے اور اس گنہگار کو آپ کی زیارت سے جلد مشرف فرمادے۔ سوم۔ خاکسار اس وقت نارو اور بخار سے سخت لاچار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفار بخشے۔ چہارم۔ خاکسار کی اور خاکسار کے رفیق میاں عبداللہ صاحب احمدی کی وصُول بہت کے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وصول کرادیوے۔ پنجم۔ میرا بھائی مسمّی نیاز الدین جنونی ہو گیا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ تندرست کرے۔ ششم۔ میرے والدین کی مصیبتیں اللہ تعالیٰ دُور کرے اور ان کو حضرت مسیح موعودؑ کی پہچان بخشے اور نور ہدایت سے مالا مال کرے۔ ہشتم۔ خاکسار کو قرض سے سبکدوش کرے نہم۔ یہ کہ تمام دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ دہم سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ارشاد ناصر

اے میرے احمدی احباب یہ مثل مشہور ہے کہ ماں بھی بچے کو بغیر روئے دُودھ نہیں دیتی۔ اور خدا کا فضل بھی دُعا و پکار کے بعد زیادہ نازل ہوتا ہے اور درخت سے پھل بھی بغیر ہلائے نہیں گرتا۔ اِس بناء پر اس عاجز نے بار بار لکھنا شروع کیا ہے اور تجربہ و مشاہدہ بھی ہے کہ جس امر کے لئے کوشش اور پیروی صدق دل سے کی جاوے۔ بفضل خدا وہ کام آخر ہو بھی جاتا ہے لہذا دور الضعفا کے لئے میری کوشش بے جا نہیں ہے بلکہ بہ امید کشائش یہ تحریک شروع کی گئی ہے اس بیل کو خدا ہی منڈھے چڑھائیگا۔ اور بفضل خدا یہ کام ضرور انجام پذیر ہو گا کیا اچھا وہ شخص ہے جو اچھے کاموں میں پہل کرکے اور نمونہ بن کر دکھلا دے۔ جماعت میں جو لڑکا اوّل نکلتا ہو وہی انعام پاتا ہے۔ سینیر ہونا ایک خوبی کی بات ہے۔ جو سینیر ہوتا ہے اس کو اوّل ترقی ملتی ہے بہ نسبت جونیر کے میں چاہتا ہوں کہ میرے خاص احباب سینیر بنیں جونیر نہ بنیں پہل کریں تاکہ فضل وکرم بھی ان پر سب سے پہلے اترے پسماندہ رہنا ایک عیب ہے۔ جماعت میں صف اول حاصل کرنا اور داہنے ہاتھ جگہ حاصل کرنا بڑی خوبی ہے اور تکبیر اولیٰ سے پیچھے رہنا بہتر نہیں ہے بعض ایسے سُست ہوتے ہیں کہ آخر کو نماز میں شامل ہوتے ہیں انھیں وہ ثواب نہیں ہوتا۔ جو پہلے آنیوالوں کو حاصل ہوتا ہے بعض ایسے بھی کم قسمت ہیں جو سلام پھیرنے کے بعد پہونچتے ہیں اور کف افسوس ملتے ہیں لیکن واویلا ان پر جو نماز قضاء کردیتے ہیں اور مستحق عذاب ہوتے ہیں فوجوں میں بھی جو آگے بڑھ کر حملہ کرتے ہیں انہیں انعام و اکرام ملتے ہیں اور ترقی درجات پاتے ہیں اور جو لوگ بہادری کرکے زخمی ہوتے ہیں ان پر خاص مہربانیاں حکام کی ہوتی ہیں اور منصب و جاگیر بیشتر پاتے ہیں۔ سخاوت ایسی عمدہ صفت ہے کہ کافر میں بھی ہو تو بہتر ہے۔ حاتم طائی کوئی مُسلمان نہیں تھا۔ مگر کس عزت سے اس کا نام دنیا میں مشہور ہے پھر اگر مُسلمان بھی ہو اور احمدی بھی اور سخی بھی ہو تو سبحان اللہ نُور اً علے نُور۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاستبقوا الخیرات۔ نیک کاموں کی طرف دوڑو۔ سو اے پیارے احمدیو! تم دور الضعفاء کے لیئے ایک دوسرے پر سبقت کرکے روپیہ بھیجو میری باتوں پر ہنسو نہیں سچے دل سے لکھتا ہوں اور سچ کہتا ہوں یہ معاذ اللہ کچھ ہنسی ٹھٹھے کا مقام نہیں ہے۔ ہنسی ٹھٹھے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے پناہ مانگی۔ دل کی تڑپ سے کہتا ہون اس تجربہ کار بڈھے کی بات کو سنو اور میری نصیحت پر جلد عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری امداد فرماوے۔ آمین۔ ناصر نواب از قادیان۔

مولوی محمد علی صاحب کا مضمون جلسہ مذاہب الہ آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم مخدوم بندہ جناب مفتی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بدر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء مین حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور نے احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کے عنوان سے حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کے جلسہ مذاہب الہ آباد والے مضمون کی اشاعت کے متعلق تحریک کی ہے اس کے متعلق مین اپنے احمدی برادران کو یہ خوش خبری سُنانا چاہتا ہون کہ ہمارے مکرم جناب بابو محمد بخش صاحب گورنمنٹ پنشنر لودیانہ... جن کے دل مین اشاعت اسلام کا خاص جوش ہے اور جو ہمیشہ اشاعت اسلام کی مدین فراخ حوصلگی سے کثیر رقمین دیتے رہے ہین اس مضمون کی اشاعت کے لئے مبلغ یکصد روپیہ عطا فرمانے کا وعدہ کرتے ہین اور آپ چاہتے ہین۔ کہ دیگر احباب بھی اس کار خیر مین چندہ دین۔ اور کثرت سے اس مضمون کی اشاعت ہو۔ جو سلسلہ احمدیہ کی اصل غرض اور اہم مقصد ہے اور جس کے لئے ہمارے سید و مولیٰ امام علیہ السلام دنیا مین تشریف لائے تھے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب کا یہ مضمون جس مین اسلامی اصول اور ارکان فلسفہ نہایت عجیب اور معنی خیز پیرایہ مین بیان کیا گیا ہے۔ گویا دریا کو کوزہ مین بند کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے مکرم مولوی صاحب کی عمر مین برکت دیوے اور انکو جزائے خیر دے جن کے قلم سے خدمت اسلام انجام پذیر ہو رہی ہے۔ پس دوستو! ان بے بہا موتیون کا ملک مین پھیلانا اور اسلامی صداقتون کا ان تک پہونچانا ہم لوگون کا فرض ہے بابو محمد بخش صاحب کے یکصد روپیہ کے علاوہ مبلغ عللہ روپیہ دیگر احباب لودیانہ جمع کر دین گے۔ دیگر انجمنہائے احمدیہ کی خدمت مین عرض ہے کہ وہ بھی اس کار خیر مین چندہ دین تاکہ یہ مضمون ہزارہا کی تعداد مین چھاپ کر ملک مین شائع ہو سکے۔ والسلام

خاکسار۔ محمد شفیع۔ سکرٹری انجمن لودیانہ۔ ۱۸ فروری ۱۹۱۱ء

باورچیون کی ضرورت

لنگرخانہ اور بورڈنگ مین دو دیانتدار ہوشیار باورچیون

کیضرورت ہے۔ جو کہ ہر ایک قسم کا عمدہ لطیف کھانا طیار کر سکتے ہون درخواستین دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ مین بھیجی جاوین

نصیحۃ

اس بارش اور سردی کی نسبت عاجز کے جی مین القاء ہوا کہ یہ بارش عذاب لانے والی ہے اور اس کی زد سے بچنے کے لئے یا اللہ یا رحمٰن دل ہی دل مین دعائیہ رنگ مین پکارتے رہا کرین۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاکر کامل پیار اور کامل فرمانبرداری اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو اور اس کی رحمانی صفات کا ظل اپنے اوپر لے کر عملی رنگ مین تمام مخلوق کی خیر خواہی دل و جان سے بجا لاوین اور اس کی تمام مخلوق کے لئے اس کی بارگاہ عالی مین دلی درد سے دعائین مانگتے رہین۔ کاروبار مین دل ہی دل مین ایسا کرتے رہین۔ پھر دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ دھرم کوٹ مین ایک بیمار کے علاج کے لئے تشریف لے گئے ہین تو عاجز نے الہام بالا معہ تفہیم پیش کیا۔ پھر دیکھا کہ حضرت مسیح موعود ؑ ایک تخت پر تشریف فرما ہین۔ عاجز معہ غلام محی الدین سامنے کھڑے ہین۔ عاجز نے غلام محی الدین سے کار ڈرڈ کا ذکر کیا تو حضرت مسیح موعود ؑ فداہ روحی نے چابی لگا کر ایک صندوق سے بہت سے لکھے لکھائے خط اشتہار کی شکل مین عام اشاعت کے لئے عاجز کو عطا فرمائے۔

ذرۂ بیمقدار عابد۔

ثنائی چکر

ایک مختصر سا رسالہ مگر امرتسری ابن خزرجو کے فریب کو توڑنے کے لئے توپخانہ کا کام دینے والا۔ ہمارے مونگھیری دوستون نے شائع کیا ہے۔ مباہلہ اور دُعا والے معاملہ پر ایسی صاف روشنی ڈالی ہے کہ مومنین کے واسطے موجب ترقی ایمان ہو۔ اور کافرین و مکفرین چند ھیا کر اسی چکر مین جا پڑین جس مین خود مولوی فاضل صاحب گر رہے ہین یہ ثنائی چکر نکلا تو مونگھیر سے ہے۔ پر امید ہے کہ ابن خزرجو کے لئے ثنائے کمی کا کام دیگا۔ ابن خزرجو کو ہوش مین لانے کے واسطے زبان بھی اسی کے طرز کی استعمال کی گئی ہے۔ قیمت فی رسالہ ار۔ جو مفت شائع کرنے کے واسطے اکٹھے منگوائے۔ اس کو ایک روپیہ مین بیس عدد بھیجے جاوین گے۔ ملنے کا پتہ۔ سکرٹری انجمن احمدیہ۔ مونگھیر۔ علاقہ بنگال۔ میرے خیال مین اس رسالہ مین ایک لفظ رہ گیا ہے۔ صفحہ ۲۷ سطر ۳ مین جہان لکھا ہے۔ گھر سے پکڑ لاؤن۔ وہان چاہیئے گھر جاکر کان سے پکڑ لاؤن۔ جو صاحب رسالہ خریدین اپنی کتاب درست کر لین۔ ہم سفارش کرتے ہین کہ اس رسالہ کے بہت سے نسخے احباب خرید کر مفت تقسیم کرین۔

(دفتر بدر قادیان سے بھی مل سکتا ہے)

ضرورت ناطہ

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے ضلع گوجرات حال مدرس مدرسہ موضع رسول ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہین اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے للعہ ۱۹ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہین۔ جو صاحب پسند فرماوین دفتر بدر مین اطلاع دین۔

(۲) ایک احمدی نوجوان نجیب الطبع قوم کا ارائین ضلع گوجرات کا باشندہ۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ ستر روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم۔ نکاح کا خواہان ہے اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کرین۔

رسید زر

(۱۳ - فروری ۱۹۱۱ء)

میان نیاز محمد صاحب ۴۳۴ ۲۱ عہ — عالم گیر خان صاحب ۵۹ ۱۳ عہ

۱۴ - فروری ۱۹۱۱ء

سید محمد شفیع علی شاہ صاحب ۹ ۲۶ ۸ر — محمد علی ٹنش صاحب ۲۳۰۷ للعہ

۱۵ - فروری ۱۹۱۱ء

گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۲ ر — حوالدار محمد بخش صاحب ۴۷ ۸ر

۱۶ - فروری ۱۹۱۱ء

عزیز الرحمان صاحب ۲۶۸۶ للعہ

۱۸ - فروری ۱۹۱۱ء

میان عطار محمد صاحب ۸۳ ۲۶ ۸ر — میان احمد دین صاحب ۴۲۶ ۵ ۸ر

۲۰ - فروری ۱۹۱۱ء

میان عبد الرحیم صاحب ۷۵ ۲۶ عہ — علی محمد خان صاحب ۳۹ ۲۴ عہ

۲۳ - فروری ۱۹۱۱ء

راجہ دوست محمد صاحب ۲۶۹ للعہ — نور محمد صاحب ۱۰۱۵ ؏

۲۶ - فروری ۱۹۱۱ء

میان علی محمد صاحب ۲۱۵ ؏ — خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ للعہ

۲۸ - فروری ۱۹۱۱ء — احمد حسن صاحب ۵۰ عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد الٰہی اور رنگ زمانہ

تو ہے غریب پرور تو ہے جناب عالی — ہم ہیں ضعیف وبیکس در کے ترے سوالی
اے رب تو ہی احد ہے بیشک تو ہی صمد ہے — ہے نقش سب دلوں پر بس تیری بیمثالی
تیرا نہ کوئی بیٹا نے باپ تو کسی ... کا — ہمسر نہ کوئی تیرا ہر عیب سے ہے خالی
کچھ بھی نہ تھا جہاں میں تھا تو ہی لامکاں میں — دنیا کی اے پیارے بنیاد تو نے ڈالی
نے چاند تھا نہ سورج تارے نہ تھے فلک پر — اے نور تو نے بے شک ہر روشنی نکالی
کر فضل میرے مولا رحمت کا دن چڑہا دے — کر دور کل جہاں سے یہ غم کی رات کالی
کر دور اس خزاں کو پُر گل بنا جہاں کو — عالم ہے باغ تیرا تو ہے جہاں کا مالی
اسلام کو بڑہا دے اور کفر کو گھٹا دے — کر مفسدوں سے دنیا اے پاکذات خالی
جو جگر کر رہے ہیں اور تنگ کر رہے ہیں — کرتے ہیں بد زبانی دیتے ہیں ہمکو گالی
ہیں کودتے اُچھلتے چالیں ہیں ہم سے چلتے — ہم ہیں ضعیف وبیکس تو ہے ہمارا والی
اب ہیں وہ نازوالے ہم ہیں نیاز والے — ہے ان کے پاس دولت اور یاں ہے خستہ حالی
کرتے ہیں چھیڑ خانی فتنوں کے ہیں وہ بانی — لا فضل آسمانی کر دے تو ہم کو عالی
مر مٹ گئے وہ غازی، ترکی رہی نہ تازی — کر جلد کار سازی گردن ہے ہم نے ڈالی
مخدوم تھے جو پہلے خادم وہ اب بنے ہیں — کہتے تھے جن کو زنخے جیتی انھوں نے پالی
پھر چڑھ کے ہیں وہ لڑتے ناحق وہ ہیں اکڑتے — خو اُن کی ہے کمینی عادات میں نرالی
جو با ادب تھے پہلے منہ زوریاں ہیں کرتے — بو تھے غلام اپنے اب ہیں وہ لاابالی
اقبال جا رہا ہے ادبار آ رہا ہے — دولت نے شکل ہم سے اپنی کہیں چھپالی
مونچھیں وہ چڑہاتے جو ہاتھ جوڑتے تھے — کم گو تھے جو بچارے وہ بن گئے ہیں غالی
فتنوں نے سر اُٹھایا ہم کو غموں نے کھایا — اب فضل کر خدایا ہم تجھ سے ہیں سوالی
تخم بدی کو کھو دے تو نیک بیج بو دے — جڑ سے تراش دے تو ظلم وستم کی ڈالی
جو دین کے ہیں دشمن اور تیری رہ کے رہزن — کر روسیاہ ان کا کھو اُن کے منہ کی لالی
ششدر ہے عقل ایسا یہ ہم کو ہو گیا کیا — گیدڑ نے شیر کی جا کس طور سے دبالی
اموال کو ڈبویا علم وہنر بھی کھویا — افسوس اب عبث ہے اسکی سزا ہی پالی

ناصر یہ چھوڑ جھگڑا اے نام تو خدا کا
کچھ فکر کر تو اپنا۔ دنیا تو ہے خیالی

ایک ضروری اعلان

کیا ستم ہے تھے ستم آپ ہی ڈہانے والے
واحسینا کا بہت شور مچانے والے

میں نے ایک عرصہ سے اپنے وقت عزیز کا کچھ حصہ مطالعہ کتب مذہب شیعہ کے لئے وقف کر رکھا ہے اور خدا کے فضل اور میں توجہات حضرت سیدنا امیر المؤمنین سے چند ایسے زبردست مطالب معلوم ہوئے ہیں۔ جو اس کچے اور بودے۔ مذہب کے کانچ کے ڈہانچ کو چکنا چور کر دینے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کافی حربے ثابت ہوں گے۔ نتیجہ اس کا اگر منظور خدا ہوا۔ تو یہ ہو گا کہ بہت سی نیک روحیں ان عقائد پر مکائد سے بیزار ہو کر اسلام کی سچی تعلیم کی شیدائی ہو جاوینگی اور شیعہ وسنی کے اتحاد میں جس کی آج کل کے نازک اوقات میں سخت ضرورت ہے یہ مطالب ایک زبردست تحریک پیدا کر دیں گے اسی مقصد کو مدنظر رکھ کر سب سے پہلے میں نے واقعات کربلا پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ جس میں ان واقعات حسرتناک کے اصلی اسباب کو کتب معتبرہ شیعہ علمائے ایران وکتب حدیث سے ڈہونڈ ڈہونڈ کر جمع کیا ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ اسلامی تاریخ کے اس تاریک حصہ پر کافی روشنی ڈالنے میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے چونکہ شیعوں میں شہادت امام حسینؓ ہی ایک بےنظیر واقعہ بیان کیا جاتا ہے اور نصاریٰ کے نمونہ پر کفارہ اُمت اور ذبح عظیم بھی حسینؓ ہی ہیں اس واسطے اسی واقعہ کی تشریح کرتے ہوئے بہت سے دوسرے مسائل متنازعہ فیہ کی بھی توضیح کی گئی ہے۔ سردست اس تحقیق سے مثل آفتاب نصف النہار آشکار ہو جاویگا کہ شیعہ ہی قاتلان مظلوم حسینؓ ہیں۔ گویا حسین کشتۂ جفائے اغیار نہیں ہے بلکہ شہید خنجر شیعیان جفاکار ہے۔ چونکہ اصل رسالہ تحقیق واقعات کربلا کی اشاعت میں بوجوہ چند عرصہ مزید درکار تھا۔ اسواسطے گذشتہ محرم میں اس کا ایک خلاصہ زیر عنوان "ہائے حسین مظلوم" چھاپ کر شائع کیا گیا۔ جس پر میں چاہتا ہوں کہ احمدی اور غیر احمدی صاحبان عموماً اور شیعہ صاحبان خصوصاً بعد مطالعہ تائیدی یا تردیدی رائے کا اظہار فرماویں۔ تاکہ اصل رسالہ میں مناسب اصلاح کی جاوے۔ خوشی کی بات ہے کہ سب سے پہلے اس مختصر ٹریکٹ پر اخبار اثنا عشری دہلی کے فاضل ایڈیٹر صاحب نے یکم مارچ مطابق ۲۹۔ صفر ۱۳۲۹ھ کے پرچہ میں منتقدانہ ریویو فرمایا حالانکہ اس رسالہ میں ان شبہات کا جواب بیشتر موجود تھا۔ اور میں نے ایک اور جواب بھی اون کے شبہات کا نمونۃً پاس رکھ چھوڑا ہے۔ میں بہت مشکور ہونگا۔ اگر کچھ اور شیعہ صاحبان بھی جن کی نظر سے یہ ٹریکٹ گزرے۔ اپنی راؤں سے مطلع فرما دیں گے۔ اگر کوئی شیعہ صاحب اسکو دیکھنا چاہیں تو پتہ معروضہ ذیل پر مجھ کو تحریر کریں میں اُن کو یہ ٹریکٹ مفت روانہ کر دینے کو طیار ہوں اپنے احمدی احباب التماس ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اپنے شیعہ صاحبان تک اس اعلان کی بخوبی اشاعت کریں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکپائے امیر المومنین خادم حسین خادم بھیروی ۔ دہلی ۔ لال کوٹھی

خطبہ جمعہ

خلف الرشید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے اس جمعہ کے خطبہ مین جو فرمایا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگ اپنے بچے۔ بیوی۔ نوکر کی تھوڑی سی پرورش کرتے ہین۔ ایک قصور سرزد ہو جانے پر اسقدر ناراض ہوتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ اور اس وقت یہ عذر تسلیم نہین کرتے۔ کہ پہلے اتنی مدت جو اطاعت کر چکے ہین۔ تو پھر ایک مامور کے نہ ماننے سے اللہ تعالےٰ کا غضب کیون نہ بھڑکے۔ گو اس سے پہلے کے تمام مامورون کو کوئی مانتا ہو۔ اکثر لوگون کو یہ بہانہ ہاتھ آگیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں پس مسیح موعود پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے انکو یہ خیال نہین آتا۔ کہ کوئی شخص خواہ ستر سال تک گورنمنٹ کا مطیع فرمان رہے۔ پھر اس کے احکام کی تعمیل بھی کرتا رہے۔ مگر ایک تحصیلدار بلکہ ایک تحصیل کے چپڑاسی کی ہتک کرنے یا اس کے لائے ہوئے حکم کی خلاف ورزی پر وہ ملزم گردانا جاتا ہے قابل مواخذہ ٹھہرتا ہے۔ تو خداوند تعالےٰ جو احکم الحاکمین ہے اس کے فرستادہ کی تکذیب یا اس کی پروا نہ کرنا کیا نیک نتیجہ رکھتی ہے۔ ہرگز نہیں

فوج کے جسقدر سپاہی ہین وہ جیسے کرنیل کی متابعت کرتے ہیں ویسے ہی جرنیل کی اور ویسے ہی کمانڈر انچیف کی یہ نہین ہوسکتا کہ وہ کہین کہ ہم تو کمانڈر انچیف کی ہی مانینگے۔ وہ جس کی ماتحتی مین کام کر رہے ہونگے اس کی بہر حال متابعت کرنی ہوگی یہی وجہ ہے۔ کہ صحابہ نے جیسی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کی۔ ویسی ہی حضرت ابوبکر رضی کی۔ اور جناب صدیق نے بھی ان لوگون کو لڑائی کا اعلان دیا جو کہ ان کے احکام سے ذرا بھی مونہہ پھیرین۔ غرض جیسے ایک مقتدا کی اطاعت فرض ہے ویسے ہی اس کے جانشین کی۔ صرف اسی طریق سے جماعت مین وحدت قائم رہ سکتی ہے اور اسی سے عزت بڑھتی ہے۔ اور عزت کسی دنیاوی جاہ و جلال کے بڑھنے کا نام نہین بلکہ حقیقی عزت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ مکالمہ مخاطبہ کا شرف ملے اس کے مخالف اس کے سامنے ہلاک ہون اور خود اس کو ایک پاک جماعت دی جائے۔ ہم اس عزت کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے نواب کی اطاعت کر پاسکتے ہیں آج کل کی قومون کے اقتدار سے نہین پاسکتے

ان اونچی اونچی عمارتون سے دہوکہ نہ کھاؤ۔ زلزلہ کے وقت یہی عمارتین زیادہ خطرناک ہوجاتی ہیں جو زیادہ عالی شان ہیں جتنی بڑی عمارت ہو گر کر اتنا ہی نقصان پہنچاتی ہے پس تم ترقی مین مادی دنیا کا اتباع نہ کرو۔ جن کو ظاہری ساز و سامان بے حد دیا گیا ہے۔ کیونکہ آخر کار یہی وبال جان بننے والا ہے۔ دنیا کی تاریخ پر خوب نظر کرو نبیوں کے متبعین ہمیشہ مظفر و منصور رہے۔ اور ان کے مخالفین ہلاک ہوتے رہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ امن چاہتے ہو تو نبیوں کے جھنڈے تلے پناہ لو۔ یہ نہین کہ ان لوگوں پر ابتلا نہین آتے۔ ابتلا تو ضرور آتے ہین۔ مگر ان کا انجام ان مومنین کے حق مین بخیر ہوتا ہے۔ اسی واسطے لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ فرمایا۔ اگر ان پر خوف وحزن کا وقوع ہونا ہی نہوتا۔ تو لاخوف ایسا تسلی بخش کلام ہی کیوں نازل ہوتا۔ دنیا میں مصیبتیں اسی واسطے آتی ہیں تا خبیث وطیب مین امتیاز ہو مومنین کی تمحیص ہو۔ ان کے درجات بڑھیں جب تک کوئی ظالم نہ ہو۔ خدا کا غضب اس پر نہین بھڑکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رحمتی وسعت کل شیءٍ۔ یعنے میری رحمت ہر چیز پر حتیٰ کہ غضب پر بھی حاوی ہے۔ حالانکہ اب جو اس نے فرمایا غضبت غضباً شدیداً۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوا۔ جو اس سے پہلے اس درجہ تک نہین ہوا توبہ کرلو اور اپنی اصلاح۔ نہیں معلوم کہ کس وقت تمہارے مالک کا پیام تمہارے نام آجائے جو لوگ درباری ہوتے ہیں وہ اپنے کپڑے ہر وقت صاف ستھرے اور سفید رکھتے ہیں کہ خبر نہین کس وقت دربار سے پیغام آجائے۔ تمہاری موت کا وقت بھی تم کو معلوم نہین۔ پس تم اپنے آپ کو پاک و صاف رکھو تا اپنے مالک کے حضور پاک ہوکر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق بخشے۔ آمین

تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات

منشی غلام قادر صاحب فصیح ساکن شہر سیالکوٹ نے یہ نہایت مفید سلسلہ شروع کیا ہے اور سہولت کی خاطر اس بیش قیمت کے ذخیرہ کو پمفلٹ کی صورت میں مندرجہ ذیل ترتیب پر شائع کرنا تجویز کیا ہے۔

(۱) تقطیع ۱۸ × ۲۲ ۸/۱ (۲) کاغذ ولایتی نفیس (۳) چھپائی خوش خط اور صاف (۴) حجم فی رسالہ ۴۸ صفحے (۵) سرورق رنگین علیحدہ (۶) ہندسون کا سلسلہ برابر (۷) ہر ماہ مین کم از کم ۲ رسالے شائع ہوتے ہیں (۸) قیمت پیشگی معہ محصولڈاک للعہ۔ ششماہی عہ۔ سہ ماہی عہ۔ قیمت رسالون کی تعداد کے لحاظ سے محسوب ہوگی (۱۰) نمونہ کا رسالہ جس مین جنگ بدر سے لے کر جنگ تبوک تک واقعات درج ہین۔ ۲ کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہوتا ہے۔

یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہائت ضروری اور مفید ہے۔ باہمی ہمدردی اور محبت پیدا کرنے۔ مستقل مزاج بنانے۔ کار خیر اور قومی امور مین دلچسپی لینے اور بزرگان اسلام کے ساتھ عشق پیدا کرنے کے لئے یہ سلسلہ خصوصیت رکھتا ہے۔

درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہون۔ منشی غلام قادر فصیح۔ اڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ۔

درخواست جنازہ - برادر عمر الدین صاحب خیاط پنڈی لالہ اپنے مرحوم بیٹے محمد یوسف کے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہین

مفرح یاقوتی - طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حضرت امیر المومنین کی مصدقہ ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ مبہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف وسستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

جیسے بے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور اور

جب کسیکو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر مین ایسی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہین اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچو تو یہ تکلیف کیون اٹھانا پڑے کیون نہین ایک شیشی عرق کافور کے گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست اور پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ معہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر مین رکھنا چاہیئے یہ عرق ولاتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہائت مفید ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتین دور ہو جاتی ہین گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ ۔ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگوا کر ملاحظہ فرمادین ۔

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پچیسواں ۲۵

رکوع نمبر ۴

مورخہ ۲۷ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء سورۃ الشوریٰ

رکوع نمبر ۳

الاٰخرۃ - آنے والی زندگی۔

منھا - اس میں سے کچھ۔ من بعضیت کے لئے۔

پیچھے ذکر آیا تھا - یرزق من یشاء - اس من یشاء کی تخصیص سے ظاہر ہے کہ یہاں وہ رزق مراد نہیں جو سب کو بحیثیت رب العالمین ہونے کے دیا جاتا ہے۔

انسان کے اعمال کے تین رنگ ہیں (۱) محض دنیا کے لئے (۲) محض آخرۃ کے لئے (۳) کچھ دنیا کے لئے کچھ آخرت کے لئے۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جو آخرت کو چاہے۔ خواہ محض آخرت خواہ کسی قدر دنیا کو بھی - اس کی کھیتی میں بڑھا دیتے ہیں۔ بہشت کے متعلق آیا ہے۔ مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر۔ پس جس قدر آرام ذہن میں آسکتا ہے یا کوئی اپنے نیک اعمال کی جزا سمجھتا ہے یا خواہش کرتا ہے یا دنیا میں پاتا ہے اس سے بھی بہت زیادہ دیا جائے گا۔

مالہ فی الاٰخرۃ من نصیب - یہ یرید حرث الدنیا کی سزا ہے۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ - مومنوں کو بھی دُعا سکھائی گئی ہے۔ پس من کان یرید حرث الدنیا میں ایسی دنیا کی خواہش ہے۔ جس میں آخرت کے لئے کچھ بھی نیت نہیں لیکن اگر کوئی شخص دنیا کا کام اللہ تعالےٰ کے لئے کرتا ہے تو دنیا کا فائدہ بھی ہوگا اور آخرۃ میں بھی وہی امر مفید ہوگا۔

ولولا کلمۃ الفصل - امت دو قسم ہے - امۃ دعوت - یعنی جن کو حق کی طرف بُلایا خواہ مانیں یا نہ مانیں - دوم - جو مان لیں - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت دعوت کی نسبت مقدر تھا کہ دوسری قوموں کی طرح ہلاک نہ ہوگی - جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں موجود ہیں استغفار کرتے ہیں ان میں سے سعید مسلمان نہ ہو جاویں۔

انّ الظالمین - ظلم کے معنے ہیں کسی کے حق یا منصب میں خلل اندازی - انّ الشرک لظلم عظیم - پس عام طور پر ظالمین سے مراد مشرک ہیں۔

وھو واقع بھم - مومن بھی ڈرتا ہے - مگر وہ اس خوف کی وجہ سے بچ جاتا ہے کیونکہ وہ بوجہ خوف اس برائی کو چھوڑ دیتا ہے اور خدا کے حکم کے مطابق چلتا ہے۔ مگر مشرک محض ڈرتا ہے لیکن نہ گندے عقیدے کو چھوڑتا ہے نہ خدا کو وہ منصب دیتا ہے جو اس کی شان کے شایان ہے۔

الا المودۃ فی القربیٰ - یہ آیت بھی ان آیات میں سے ہے جن پر شیعہ قوم کو بڑا ناز ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کی نسبت آیت تھی کہ میں ان کی تطہیر کردوں گا چونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی بیٹی اور داماد سے بہت محبت تھی۔ وہ اہل بیت نہیں بن سکتے تھے اس لئے ان کی نسبت دُعا فرمائی کہ الٰہی ان کو بھی اہل بیت میں داخل کر لے اسی واسطے ایک بی بی کو فرمایا۔ انت علی مکانک - یعنے تم تو پہلے ہی آیت تطہیر کی مصداق ہو اس بات کو نہ سمجھنے سے یہ معنے کئے جاتے ہیں (جس میں ہمارے مفسرین بھی شامل ہیں) کہ میں کچھ اجر نہیں مانگتا۔ صرف میرے رشتہ داروں اور پنج تن پاک سے محبت کرو۔ نفس محبت سے تو ہمیں بھی انکار نہیں مگر یہ تخصیص ٹھیک نہیں۔

اس کے صحیح معنے یہ ہیں جو مجھے زمانہ طالب علمی میں بغیر مدد کسی استاد کے سمجھ میں آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ تو تم جانتے ہو میں تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا۔ پس جوش تبلیغ جو بھرا ہوا ہے وہ اس رشتہ قرابت کی وجہ سے ہے جو تمہارے ساتھ مجھے حاصل ہے یعنی بنی نوع انسان کی ہمدردی مجھے مجبور کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرماتے اور ایک دفعہ قسمیہ فرمایا کہ میرے اندر تبلیغ اسلام کا ایسا جوش ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور میں اس پر کوئی بھی اجر نہیں چاہتا۔ جب غلام احمد میں یہ بات تھی تو اس کے آقا میں تو ضرور اس سے بڑھ کر ہوگی۔

شکور - شکر کہتے ہیں کسی چیز کو قبول کرنا۔ خدا کا شکر ہے کہ خدا انسان کے ٹوٹے پھوٹے عمل قبول کر لیتا ہے۔

۲۸ - فروری سنہ ۱۹۱۱ء

پارہ ۲۵ بقیہ رکوع ۴

(سورۃ الشوریٰ بقیہ رکوع ۳)

ام - اس کے دو معنے ہیں ایک کہ "متصل" ایک بلکہ (منقطعہ) چونکہ خداوند زمین و آسمان عالم الغیب ہے اس لئے حقیقی استفہام اس کی شان سے بعید ہے پس محققین کے نزدیک ام کے معنے "بلکہ" کئے جاویں گے۔

فان یشاء اللہ - مفسرین نے یختم علی قلبک کے یہ معنے کئے ہیں کہ جو افترا کرے اس کے دل و دماغ پر ایسی آفت ڈالی جاتی ہے جس سے وہ اعلےٰ درجہ کی باتیں بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن غور کرنے کی بات ہے۔ یہاں صیغہ ماضی نہیں بلکہ آئندہ کے زمانہ کے واسطے ہوتا ہے۔ پھر یشاء - یختم مضارع ہے جو استقبال کے لئے ہے۔ پھر افتراء کے

124

ختم علیٰ قلب۔ کو لازمی کر دیا تھا۔ نہ کہ ان یشاء سے مشروط۔
پس صحیح معنے یہ ہیں کہ اگر خدا ادن کو (اس پاداش میں کہ تجھے مفتری کہتے ہیں) سزا دینا چاہتا تو تیرے پر ختم کر دیتا اور تو رحم سے کام نہ لیتا اور ان کے لئے بد دُعا نہ کر دیتا۔
اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ حضرت نوح ؑ نے دعا کی۔ لا تذر علی الارض من الکافرین دیاراً۔ حضرت موسیٰ ؑ نے دُعا کی۔ واشدد علےٰ قلوبہم فلا یومنوا حتیٰ یروا العذاب الالیم۔
نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب انبیاء سے زیادہ ستایا گیا ہوں۔ پس آپ بھی حق بجانب تھے اگر ایسی دعا کرتے لیکن بوجہ رحمۃً للعالمین ہونے کے آپ نے بد دُعا نہین کی۔ اگر کی۔ تو آپنے دُعا فرمائی۔ جو قبول ہو گئی کہ ان کے لئے بہتری کا موجب ہو جائے۔
ویمح اللہ الباطل۔ یعنے خدا کو ان کی ذات سے کاوش نہین بلکہ باطل کو مٹائیگا
بکلمتہ۔ اپنی پیشگوئیوں کے ساتھ حق کو ثابت کرتا جاتا ہے۔
یقبل التوبہ۔ توبہ کہتے ہین ایک طرف سے دوسری طرف رُخ کر لینے کو خدا کی معصیت جب کوئی بندہ کرتا ہے تو اس معصیت سے انسان کا رُخ شیطان کی طرف ہو جاتا ہے انسان کی توبہ کے یہ معنے ہوئے کہ شیطان سے منہ پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہُوا۔ اور بہیمیت سے ملکیت کی طرف۔
یہ یقبل التوبہ۔ یعفوا عن السیّات۔ تاخیر عذاب کی وجہ یہی ہے۔
یعلم ما تفعلون۔ یعنی تمہاری کرتوتوں کو خوب جانتا ہے۔ مگر اپنی صفت غفاری وستاری کی وجہ سے درگذر فرما دیتا ہے۔
لھم عذاب شدید۔ مومنوں کی ترقی مین بھی کافروں کو ایک عذاب شدید ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مومنوں کو یکدم خدا ترقی دیدے اور ہر طرح کی کشائشیں بخش دے۔ فرمایا۔ لو بسط اللہ الرزق الآیۃ
ینزل الغیث۔ قرآن مجید مین جہان بارش کا ذکر آئے وہان ایک تو وحی کے نزول کو ثابت کرتا ہے۔ (چنانچہ پارہ اوّل مین او کصیب من السماء جیسے بارش مین ظلمات گرج۔ بجلی ہے۔ اسی طرح کلام الٰہی بعض کے لئے موجب ضلالت ہو جاتا ہے۔ اس مین وعید بھی اور روشن دلائل بھی ہین) یعنی جب خدا جسمانی تربیت کے لئے بارش ہر موسم مین اُتارتا رہتا ہے۔ وہ روحانی تربیت کے لئے بھی اپنا کلام نازل فرماتا ہے۔
دوم۔ قیامت کے ثبوت کے لئے بھی بارش کی مثال فرماتا ہے کہ جیسے بارش کے ذریعے سے کس قدر نباتات نکل آتی ہے اور ایک عظیم الشان تغیّر پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح انسان پھر پیدا ہو سکتے ہین۔
چونکہ ابتداء سورۃ مین نزول کتاب کا ذکر ہے اس لئے اس کے ثبوت مین فرمایا کہ ہمارا عام طریق ہے ایسے حالات مین ایک نبی کی بعثت کر دیتے ہین اس مین یہ بھی سمجھایا کہ بارش بھی ضرورت کے وقت ہوتی ہے اسی طرح مومنوں کو بسا رزق کریگا۔ مگر یکدم نہین بلکہ ایسی حالت پیدا کرا کے جو ما قنطوا کی مصداق ہو چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا ہے حتیٰ یقول الرسول والذین آمنوا معہ متیٰ نصر اللہ۔ پھر اس مین یہ اشارہ بھی ہے کہ جب جسمانی بارش مین قومی تخصیص کوئی نہین۔ تو روحانی بارش (نبوّت) مین صرف بنی اسرائیل ہی کی خصوصیت کیون ہو۔
ومن ایٰتہٖ۔ ایک اور دلیل اس رحمت عامہ کے متعلق بیان فرماتا ہے (کہ وحی بنی اسرائیل سے خاص نہین) وہ یہ کہ آسمان وزمین اس نے پیدا کئے ان تمام اشیاء مین سے ایک بھی ایسی نہین۔ جو بنی اسرائیل سے خاص ہو پس وحی کیون انہی سے خاص ہو۔
من دابۃ۔ چارپایون سے اگر بنی اسرائیل فائدہ اٹھا سکتے ہین تو دوسری قومین بھی فائدہ اٹھا سکتی ہین۔ یہی حال کلام الٰہی کا ہے۔
وھو علیٰ جمعہم۔ یہ اسی قرآنی طرز کے مطابق فرمایا۔ جو مین پہلے بیان کر چکا ہون۔ کہ ایک لفظ کے اگر کئی معنے ہون تو دوسرے معنوں کو بھی اگر مذہب سے کچھ تعلق ہو۔ تو اس کے مطابق بھی کچھ فرما دیتا ہے۔ چنانچہ بارش کے ذکر سے قیامت کی دلیل بھی لائی جاتی ہے اس لئے اخیر پر اس کا بیان بھی فرما دیا

مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ پچیسواں ۲۵۔ رکوع ۵۔ سورۃ الشوریٰ رکوع ۴)

یعفوا عن کثیرا۔ اس مین سمجھایا کہ تمہین جو تکلیفین پہنچتی رہتی ہین یہ نہ سمجھو کہ یہ سب گناہون کا بدلہ ہو گیا۔ بلکہ خدا بہت سا حصہ معاف فرما دیتا ہے۔
بمعجزین۔ اللہ سے بھاگ نہین سکتے۔
من ولی ولا نصیر۔ کفار کو اپنے جتھے پر بڑا گھمنڈ تھا اور یہ بھی کہ دوسری سلطنتین ہمارے ممد معاون ہین۔ فرمایا کہ یہ کچھ کام نہ دین گے۔
ومن ایٰتہ۔ ما انتم بمعجزین کے ثبوت مین ایک ایسے موقعہ کا ذکر کرتا ہے جس مین سوائے خدا اور کوئی ادن کا ناصر و ولی نہین ہوتا۔
الجوار۔ جمع ہے جاریۃ۔ (چلنے والی) کی۔ صفت جب کسی شے کی زیادہ بولی جاوے تو وہی موصوف کی جگہ بولی جاتی ہے۔ پس جاریۃ سے مراد کشتی ہے۔
کالاعلام۔ عَلَم کے دو معنے (۱) نشان (۲) پہاڑ۔ مُفسّرین نے دوسرے معنے لئے ہین۔ مگر دُور سے جہازون کے مستول علم ہی کی طرح نظر آتے ہیں۔
یسکن الریح۔ پہلے زمانہ مین کشتیان ہوا کے زور سے چلتی تھین۔ اب بھی جو جہاز چلتے ہین۔ سٹیم ہی کے ذریعہ سے چلتے ہین۔ جو ایک قسم کی ہوا ہے۔
علیٰ ظہرہ۔ پانی کی سطح پر۔
محیص۔ خلاصی۔ خلاصی کی جگہ اور وقت بھی معنی لے سکتے ہین۔
بتایا کہ اس وقت صرف خدا کو اس لئے پکارتے ہین کہ اور کوئی خلاصی کی صورت نظر نہیں آتی۔ آدمی کو چاہیئے کہ پھر اسی خدا پر بھروسہ کرے اور پھر اسی کی عبادت و اطاعت کرے جو ایسے مشکل وقت پر کام آتا ہے۔
الذین اٰمنوا۔ پیچھے مصائب کا ذکر تھا اب آسائش دنیوی کا ذکر فرمایا اور سمجھایا۔ کہ کافرون کے لئے تو چند روزہ آسائش ہے۔ مگر مومنوں کو جو دیا جاتا ہے۔ وہ بہتر اور دیرپا ہے۔
الفواحش۔ جو چیز اپنی قباحت مین بڑھ جاوے۔ اور اس کی بُرائی کھلی ہے وہ فاحشہ ہے

زنا اور بخل پر خصوصیت سے اس کا اطلاق ہے۔

اذا ما غضبوا۔ کبائر الاثم اور فواحش میں سب بدیاں آگئیں۔ مگر جس چیز کی زیادہ تاکید مقصود ہو اس کا علیحدہ بھی ذکر کر دیتے ہیں چنانچہ یہاں غضب کا بالخصوص ذکر فرما دیا۔ بدی کی محرک دو ہی چیزیں ہیں (۱) قوت بہیمہ (۲) قوت سبعیہ۔ تو گویا غضب نصف بدیوں کے برابر ٹھہرا۔ چون کہ جنگ ہونے والے تھے اس لئے عدل قائم رکھنے کے لئے نصیحت کی فرمایا کہ دیکھو حد سے بڑھے ہوئے غضب سے کام نہ لینا۔ یہ پختہ دلیل ہے اس بات کی کہ لا اکراہ فی الدین صحیح چنانچہ حضرت علی رضہ ایک کافر کو دبائے بیٹھے تھے اس نے تھوک دیا۔ آپ نے چھوڑ دیا۔ پوچھا تو فرمایا۔ آگے محض للہ لڑ رہے تھے اب نفس کی بات شامل ہو گئی۔

استجابوا لربھم۔ ایک طرف دوست کچھ کہتے ہیں۔ زمانہ کی روش کچھ۔ اپنے قومی رسوم کچھ۔ اپنا نفس کچھ۔ دوسری طرف خدا کی پکار ہو۔ تو مؤمن کا یہ کام ہے کہ سب کو چھوڑ کر خدا کا ہو جاوے۔

اقاموا الصّلوٰۃ۔ صلّوا نہیں کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ الصّلوٰۃ تنھٰی عن الفحشآء والمنکر۔ قرآن مجید میں آیا۔ گویا نماز بے حیائیوں اور بُرے کاموں کے لئے بمنزلہ پہرے کے ہے۔ اور پہرا کھڑا کرنا ہی بولتے ہیں۔ پھر پہرے کے لئے جسم و رُوح کی درستی کی ضرورت ہے۔ نماز کے افعال بمنزلہ جسم کے ہیں اور خشوع و خضوع بمنزلہ رُوح کے۔ پس دونوں کی درستی پر حقیقی نماز کا دار و مدار ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام نے بیان کیا ہے کہ وضو ٹھیک ہو۔ تعدیل ارکان۔ اول وقت پڑھی جاوے۔ پھر خشوع خضوع حضور قلب توجہ الی اللہ ہو۔

امرھم شوریٰ۔ منافق۔ بدکار۔ خفیہ خفیہ بُرے کام کرتے ہیں مومن پہلو سوچتا ہے۔ پھر مشورہ کرتا ہے۔ پھر استخارہ۔ پھر جا کر وہ کام کرتا ہے۔

رزقنٰھم۔ رزق حصہ میں آ جانے کو کہتے ہیں۔ صرف کھانے کی چیز مراد نہیں۔

سَیِّئَۃٌ سیئۃ۔ عرب کام کا جو نام ہو جو اس پر اثر مرتب ہوتا ہے اس کا بھی وہی نام رکھ دیتے ہیں۔ صرف جزا کے لئے خاص نہیں جیسا کہ مفسرین نے سمجھا ہے یہ بات نہ سمجھنے سے لوگوں کو قرآن مجید کی بعض آیات کے سمجھنے میں دھوکہ ہوا ہے

واصلح۔ اس معافی میں اصلاح مدّنظر ہو۔

وما علیھم من سبیل۔ ان پر "ملامت و سزا" کوئی نہیں۔

من عزم الامور۔ من الامور المعظمۃ۔

مورخہ ۲۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ پچیواں رکوع ۶)

(سُورۃ الشوریٰ رکوع نمبر ۵)

یضلل اللہ۔ اللہ گمراہی کا فتوےٰ لگا دے۔ ہر لفظ کے معنے اس کے موقعہ۔ محل۔ متکلم۔ مخاطب کے لحاظ سے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یضل بہ کثیرًا کے آگے ومایضل بہ الا الفاسقین الذین ینقضون عھد اللہ۔ کے ساتھ سمجھا دیا ہے۔ کہ اضلال کن لوگوں کا ہوتا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ جو شخص فسق۔ نقض عہد۔ قطع۔ فساد فی الارض کا مرتکب ہوتا ہے اس کے لئے اور کونسی بدی باقی ہے اور کیا ذریعہ اصلاح ہے۔ جب ملائکہ کا تعلق ہی بوجہ نقض عہد نہ رہا۔ پاک لوگوں کی صحبت سے محروم ہو چکا۔ مخلوق خدا کو تنگ کر کے ان کی بد دُعائیں لے رہا ہے تو پھر ہدایت کیسی اضلال کے فتوے کا حق اللہ ہی کو ہے۔ کیوں کہ وہی قلبی و اندرونی حالات کو جانتا ہے ایک انسان کو تو کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔

عذاب مقیم۔ عذاب قائم رہنے والا یا کھڑا کرنے والا۔ انسان بے چینی و اضطراب میں بار بار کھڑا ہوتا ہے۔

ماکان لھم۔ مالھم نہیں فرمایا اس میں یہ نکتہ ہے کہ انسان کسی مصیبت کے وقت کام آنے والے دوست پہلے ہی پیدا کر لیتا ہے اور ایسے لوگوں کے لئے قیامت کے دن مدد کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔ ہان جو نبیوں کے متبع ہیں وہ ضرور شفاعت سے بہرہ یاب ہونگے اس لئے کہ انہوں نے خدا کے برگزیدہ لوگوں سے قبل از مُصیبت تعلّق پیدا کیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے صحابہ کرام رضہ کو کہا۔ المرء مع من یحب۔ انسان کو اپنی نجات کے لئے جو کچھ کرنا ہو۔ یہیں دنیا میں کرلے۔ اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے ایک بزرگ نے امام غزالی کو بعد از وفات کشف میں دیکھا۔ نجات کی وجہ پُوچھی۔ تو فرمایا کہ ایک روز قلم کے سر پر مکھی بیٹھی تھی۔ میں اس کی سیرابی کے خیال سے اس وقت تک لکھنے سے باز رہا۔ جب تک کہ وہ از خود نہ اُڑ گئی۔ یہ عمل میرا مقبول ہُوا۔

من نکیر۔ انکار کی گنجائش۔

حفیظاً۔ جس کی نگرانی میں کام بگڑے۔ اُسی سے باز پرس ہوتی ہے۔ فرمایا تمہاری یہ حیثیت نہیں کہ ان کی شرارتوں کے بارے میں تم سے پُوچھے جاؤ۔

ان علیک الا البلاغ۔ اِنْ جس کے بعد اِلاّ ہو معنی "نہیں" ہوتا ہے۔

الانسان کفور۔ ایسا انسان دو طرفہ غلط راہ پر چلتا ہے۔ سُکھ ہو تو سمجھتا ہے۔ اب دُکھ کبھی نہیں آئیگا۔ دُکھ ہو تو یہ یقین کر لیتا ہے کہ اب کبھی سُکھ نہیں آئیگا۔

لِلّٰہِ ملک السّمٰوات والارض۔ بتایا کہ نہ انعام پر اکڑ بازی کرے نہ مصائب پر مایوس ہو کیوں کہ سب کچھ اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

یجعل من یشاء عقیماً۔ اس ساری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول وحی کے وقت روحانیت کا زور ہوتا ہے۔ اور جہاں سعید فطرتوں کو سچے الہام ہوتے ہیں وہاں کچھ پلید فطرتوں کو شیطانی الہام ہونے لگتے ہیں۔

جیسے کسی کو لڑکے۔ کسی کو لڑکیاں۔ کسی کو بانجھ بنا دیتا ہے اسی طرح الہام کا معاملہ ہے بعض لوگ اس قابل ہی نہیں ہوتے کہ ان پر الہام کا نزول ہو چنانچہ اس وقت بنی اسرائیل اس فیض سے عقیم ہو گئے۔

روحاً۔ وحی۔ قرآن کریم کو رُوح کہہ کر یہ سمجھایا کہ انسان دو قسم کے ہیں ایک جن پر رُوحانیّت غالب ہو۔ دوم جن پر جسمانیّت رُوح کا نزول اول الذکر پر ہوتا ہے

من امرنا۔ اگر قرآن مجید کو عالم امر سے مان لیا جاتا تو یہ بحثیں نہ ہوتیں۔ کہ قرآن مخلوق ہے یا نہیں۔

انک لتھدی۔ تو راہ بتاتا ہے صراط مستقیم کی طرف۔ اور قرآن مجید کو نُور فرمایا

نبی کی زندگی اور اس کے پاک حالات بتاتے ہیں کہ یہ کتاب خدا کی طرف سے ہے۔ پھر خدا کی کتاب اس راہ پر چلاتی ہے۔ جس پر چل کر انسان خدا کی طرف پہونچ جاوے۔

یہاں سورۃ الشوریٰ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ الزخرف

(رکوع ۱)

(پارہ ۲۵۔ رکوع ۷)

مورخہ ۴۔ مارچ ۱۹۱۱ء

حٰمٓ۔ حمید و حفیظ۔ منزل کتاب

وَ۔ قسمیہ

المبین۔ ابانت کے معنے ظاہر کردینے اور جدا کردینے کے بھی ہوتے ہیں۔ قسم ہے اس کتاب کی جس کے دو اثر ہیں ایک یہ کہ ہر ایک امر جو خدا تک پہونچانے کے لئے مفید ہو یا اس راہ میں حائل۔ اس کو کھول کر بتا دیتی ہے۔ دوم۔ یہ کہ یہ کتاب اس قدر اپنے اتباع پر اثر کرتی ہے کہ وہ خدا کے لئے اپنے متعلقین۔ اقربا۔ دنیاوی تعلقات۔ دلی خواہشات سے جدا ہوسکتے ہیں۔

قسم۔ دلیل کے لئے ہے یعنی آگے جو دعوے آتا ہے یہ اس کی دلیل ہوگی

لعلکم۔ تاکہ تم

قرانًا۔ جو کثرت سے پڑھا جاوے (۲) دوسری قوموں کو جمع کرنے والا۔

عربیًا۔ جو اس کتاب کے تبع ہوں ان میں حمیت اور اپنی قومی پاسداری اور وحدت شدت سے پائی جائے گی۔ صلح حدیبیہ کے وقت قریش عرب کی طرف سے آیا اس نے بھی تسلیم کرلیا کہ یہ بات صحابہ کرام رض میں خصوصیت سے پائی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ باوجود مختلف الخیال و مختلف الملک و مختلف المذاق لوگ بھائی بھائی بنے بیٹھے ہیں۔ نبی کریم کا تھوک تک نیچے نہیں گرنے دیتے اور بیٹھے یوں ہیں کہ گویا اون کے سروں پر پرند ہیں۔

فی اُمّ الکتٰب۔ جس طرح حکام کے دفتر ہوتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علم کو دو دفتروں سے تعبیر کیا ہے (کما یلیق بشانہٖ) ایک ام الکتاب وامام دوم کتاب المحو والاثبات۔ پہلی میں تقادیر مبرمہ دوسری میں تقادیر معلقہ کا اندراج ہے۔

لعلیّ حکیم۔ لَ۔ قسم پر دلالت کرتا ہے۔ دا اللہ بلند اور باحکمت و مضبوط ہے پس لوگ اس کو نہ ذلیل کرسکتے ہیں نہ مٹا سکتے ہیں نہ بدلا سکتے ہیں۔ پس اس کے متبعین تو بلند مرتبہ و حکیم ہوں گے۔ اور مخالف اس کے خلاف۔

افنضرب۔ آ و یا آف کے درمیان ایک جملہ محذوف ہوتا ہے۔ کیونکہ آ برائے استفہام۔ اور و یا ف برائے عطف۔ اس کے معنے ہیں کیا تم کو چھوڑ دیں۔ پھر پھیر دیں تم سے ہم ذکر کو۔ یعنی تمہارا ذکر ہم بالکل چھوڑ دیں۔ کیا ہم تمہیں مہلت دے دیں۔ اور درگذر کی وجہ سے تمہارا ذکر تک بھی نہ کریں اور اس کی وجہ یہ ہو کہ تم مسرف ہو حالانکہ اسراف بموجب عذاب ہے (ایسا نہیں ہوسکتا) اسراف حد سے تجاوز کرنا۔ اب اس عذاب کی مثال دیتا ہے۔

اشد منہم۔ یہ اس اعتراض کا جواب ہے کہ ہم بڑے جتھے والے اور طاقتور ہیں وہ تو کمزور تھے اس لئے ہلاک ہوگئے۔ فرمایا وہ تم سے بھی بڑھ کر تھے۔

بطشًا۔ پکڑ۔ قوت۔

مثل الاوّلین۔ بتایا کہ ان کے حالات گمنامی میں نہیں بلکہ ان کے قصے ضرب المثل ہیں۔ یہ ملک میں جاری ساری ہیں ان کی مثالیں اور حالات" اور اہل عرب ان کے حالات خوب جانتے تھے۔ اور ہلاک شدہ قومیں ان کے رستے میں پڑتی تھیں۔ مگر یہ لوگ نبوت کی باتوں سے ناواقف ہو چلے تھے بلکہ منکر بن گئے تھے۔ (اس وقت کو مسلمان بھی منہاج نبوت سے بالکل کورے ہیں۔ جبھی تو مسیح موعود کا انکار کیا) خداوند کریم ان کو آسان طریقے سے مسئلہ نبوۃ سمجھاتا ہے۔

جعل لکم الارض۔ جس نے جسمانی زندگی کے لئے تمام سامان مہیا کئے کیا روحانی زندگی کے واسطے کوئی رہبر نہ دیتا۔

مھدًا۔ چھوٹے بچے کے لئے جو بستر ہوا سے مہد کہتے ہیں بتایا کہ جب بچے کے لئے مہد کی ضرورت ہے۔ تو کیا انسان میں جو روحانیت ہے اس کی پرورش کے لئے کوئی انتظام نہ کیا جاوے۔

سبلًا۔ جب زمین میں باوجود آنکھوں کی موجودگی کے رستوں کی اور پھر رستہ بتانے والے کی ضرورت ہے تو اس دنیا کے لئے جو ورار الورار ہے کوئی رستہ کوئی رہبر نہ ہو ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

لعلکم تھتدون۔ جبھی تو عارفین کی زبان سے کہلوایا۔ کہ ربنا ما خلقت ھٰذا باطلاً خدا نے اتنا بڑا کارخانہ صرف جسمانی فوائد کے لئے نہیں بنایا۔ جو یہیں فنا ہو جاویگا۔ پس یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ اس فعلی کتاب کو پڑھ کر تم اللہ کی ذات و صفات کا علم حاصل کرو۔

بقدرٍ۔ ایک اندازے کے ساتھ۔ بہ ضرورت۔

فانشرنا بہ۔ کھیتی کا پانی سے اُگنا قیامت کے قیام کی امکانی دلیل ہے۔ اور فعلی دلیل بھی ہے۔ کیونکہ نباتات کے لئے بھی ترقی کی راہ کھلی ہے۔ دانہ کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ فنا ہوگیا مگر وہ اپنے نوع کے رنگ میں پھر نظروں کے سامنے آتا ہے بلکہ اس سے اعلیٰ رنگ میں بھی ظاہر ہوتا ہے یعنے انسان کی غذا بن کر اس کے وجود کا حصہ ہوجاتا ہے۔ اس سے تناسخ ثابت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ گیہوں کے دانے میں انسان کی روح نہیں آتی بلکہ رفتہ رفتہ ترقی کی ہے۔ ڈارون کی تھیوری بھی ثابت نہیں ہوئی۔ کیونکہ دانہ پہلے بندر نہیں بنا۔ بلکہ وہ تو انسانی صورت میں آیا۔

کذٰلک تخرجون۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر آیا ہے۔ کنتم خیر امّۃ اخرجت للناس۔ اسی طور پر یہاں یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ جیسے دانہ آخر انسان بنتا ہے

(باقی آئندہ انشاء اللہ)